لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحكيم)

البلاغ

هذا بلاغ للناس ولينذروا به وليعلموا انما هو اله واحد وليذكر اولوا الالباب (۱۳ : ۵۲)

نمبر - ۱۰ | كلكته : جمعه ٦ - ربيع الثاني سنة ۱۳۳۴ هجري | جلد ۱

Calcutta : Friday, 11,th February 1916.

ترجمان القرآن

يعني قرآن حكيم كا اردو ترجمه ' اثر خامهٔ ايڈيٹر الهلال

آسماني صحائف و اسفار كے حقيقي حامل و مبلغ حضرات انبياء كرام و رسل عظام هيں - پس انكي تبليغ و تعليم اور نشر و توزيع كا مقدس كام دراصل ايک پيغمبرانه عمل هے ' جس كي توفيق صرف انهي لوگوں كو مل سكتي هے جنهيں حق تعالى انبياء كرام كي معيت و تبعيت كا درجهٔ عطا فرماتا هے ' اور اونكا نور علم براه راست مشكوٰة نبوت سے ماخوذ هوتا هے : و ذالک فضل الله يوتيه من يشاء -

هندوستان كي گذشته قرون اخيره ميں سب سے پہلے جس مقدس خاندان كو اس خدمت كي توفيق ملي ' وه حضرت شاه عبد الرحيم رحمة الله عليه كا خاندان تها - انكے فرزند حجة الاسلام ' امام الاعلام ' مجدد العصر ' حضرة شاه ولي الله قدس سره تهے ' جنهوں نے سب سے پہلے قرآن حكيم كے ترجمه كي ضرورت الهام الهي سے محسوس كي ' اور فارسي ميں اپنا عديم النظير ترجمه مرتب كيا - انكے بعد حضرة شاه رفيع الدين اور شاه عبد القادر رحمة الله عليهما كا ظهور هوا ' اور اردو زبان ميں ترجمة القرآن كي بنياد استوار هوئي - شكر الله سعيهم ' و جعل الجنة مثواهم !

اس واقعه پر ٹهيک ايک صدي گذر چكي هے ' ليكن يه كهنا كسي طرح مبالغه آميز نه سمجها جائيگا كه نشر و تبليغ قرآن حكيم كي جو بنياد اس خاندان بزرگ نے ركهي تهي ' اسكي تكميل كا شرف حق تعالى نے ايڈيٹر الهلال كيليے مخصوص كرديا تها ' جنهوں نے بعض داعيان حق و علم كے اصرار سے اپنے انداز ممتاز ' و بلاغت و انشاء مخصوص ' و فهم حقائق و معارف قرانيه ' و ضروريات و احتياجات وقت كو ملحوظ ركهكر قرآن حكيم كا يه اردو ترجمه نهايت سليس ' عام فهم ' معني خيز ' حقيقت فرما عبارت ميں مرتب كيا هے ' اور بحمد الله كه زير طبع هے -

يه ترجمه كيسا هے ؟ ان لوگوں كيليے جو الهلال كا مطالعه كرچكے هيں ' اسكا جواب دينا بالكل غير ضروري هے -

يه ترجمه حامل المتن ٹائپ كي جگهه ليتهو ميں چهاپا جارها هے تاكه ارزاں هو ' اور بچوں ' عورتوں ' سب كے مطالعه ميں آسكے - قيمت ' في جلد چهه روپيه ركهي گئي هے - ليكن جو حضرات اس اعلان كو ديكهتے هي قيمت بهيجدينگے ' انسے صرف ساڑهے چار روپيه ليے جائينگے - درخواستيں اور روپيه منيجر البلاغ كے نام بهيجنا چاهيے -

"كتاب مرقوم يشهده المقربون" (٨٣ : ١٨)

"في ذالك فليتنافس المتنافسون!" [٨٣ : ٢٣]

السحر الحلال في مجلدات الهلال

گاہ گاہے باز خواں این دفتر پارینہ را
تازہ خواہی داشتن گر داغہائے سینہ را

(١) "الہلال" تمام عالم اسلامی میں پہلا ہفتہ وار رسالہ ہے جو ایک ہی وقت میں دعوۃ دینیۂ اسلامیہ کے احیاء، درس قرآن و سنت کی تجدید، اعتصام بحبل اللہ المتین کا واعظ، اور وحدۃ کلمۂ امۃ مرحومہ کی تحریک کا لسان الحال، اور نیز مقالات علمیہ و فصول ادبیہ، و مضامین و عناوین سیاسیۂ و فنیہ کا مصور و مرصع مجموعہ تھا - اسکے درس قرآن و تفسیر اور بیان حقائق و معارف کتاب اللہ الحکیم کا انداز مخصوص محتاج تشریح نہیں - اسکے طرز انشاء و تحریر نے اردو علم ادب میں دو سال کے اندر ایک انقلاب عام پیدا کردیا ہے - اسکے طریق استدلال و استشہاد قرآنی نے تعلیمات الاہیہ کی محیط الکل عظمت و جبروت کا جو نمونہ پیش کیا ہے، وہ اسدرجہ عجیب و موثر ہے کہ الہلال کے اشد شدید مخالفین و منکرین تک اسکی تقلید کرتے ہیں اور اس طرح زبان حال سے اقرار و اعتراف پر مجبور ہیں - اسکا ایک ایک لفظ، ایک ایک جملہ، ایک ایک ترکیب، بلکہ عام طرق تعبیر و ترتیب، و اسلوب و نسج بیان اس وقت تک کے تمام اردو ذخیرہ میں مجددانہ و مجتہدانہ ہے -

(٢) قرآن کریم کی تعلیمات اور شریعۃ الاہیہ کے احکام کو جامع دین و دنیا اور حاوی سیاست و اجتماعیۃ ثابت کرنے میں اسکا طریق استدلال و بیان اپنی خصوصیات کے لحاظ سے کوئی قریبی مثال تمام عالم اسلامی میں نہیں رکھتا:

(٣) وہ تمام ہندوستان میں پہلی آواز ہے جس نے مسلمانوں کو انکی تمام سیاسی و غیر سیاسی معتقدات و اعمال میں اتباع شریعت کی تلقین کی، اور سیاسی آزادی و حریت کو عین تعلیمات دین و مذہب کی بنا پر پیش کیا - یہاں تک کہ دو سال کے اندر ہی اندر ہزاروں دلوں، ہزاروں زبانوں، اور صدہا اقلام و صحائف سے اس حقیقت کو معتقدانہ نکلوا دیا!

(٤) وہ ہندوستان میں پہلا رسالہ ہے جس نے موجودہ عہد کے اعتقادی و عملی الحاد کے دور میں توفیق الہی سے عمل بالاسلام والقران کی دعوت کا از سر نو غلغلہ بپا کردیا، اور بلا ادنی مبالغہ کے کہا جاسکتا ہے کہ اسکے مطالعہ سے بے تعداد و بے شمار مشککین، مذبذبین، متفرنجین، ملحدین، اور تارکین اعمال و احکام، راسخ الاعتقاد مومن، صادق الاعمال مسلم، اور مجاہد في سبیل اللہ مخلص ہوگئے ہیں - بلکہ متعدد بڑی بڑی آبادیاں اور شہر کے شہر ہیں جن میں ایک نئی مذہبی بیداری پیدا ہوگئی ہے: و ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء و اللہ ذو الفضل العظیم!

(٥) علی الخصوص حکم مقدس جہاد في سبیل اللہ کے جو حقائق و اسرار اللہ تعالی نے اسکے صفحات پر ظاہر کیے، وہ ایک فضل مخصوص اور توفیق و مرحمت خاص ہے۔

(٦) طالبان حق و ہدایت، متلاشیان علم و حکمت، خواستگاران ادب و انشاء، تشنگان معارف الاہیہ و علوم نبویہ، غرضکہ سب کیلیے اس سے جامع و اعلی اور بہتر و اجمل مجموعہ اور کوئی نہیں - وہ اخبار نہیں ہے جسکی خبریں اور بحثیں پرانی ہوجاتی ہوں- وہ مقالات و فصول عالیہ کا ایک ایسا مجموعہ ہے، جن میں سے ہر فصل و باب بجائے خود ایک مستقل تصنیف و تالیف ہے، اور ہر زمانے اور ہر وقت میں اسکا مطالعہ مثل مستقل مصنفات و کتب کے مفید ہوتا ہے-

(٧) چھہ مہینے کی ایک جلد مکمل ہوتی ہے - فہرست مواد و تصاویر بہ ترتیب حروف تہجی ابتدا میں لگا دی گئی ہے - ولایتی کپڑے کی جلد، اعلی ترین کاغذ، اور تمام ہندوستان میں وحید و فرید چھپائی کے ساتھہ بڑی تقطیع کے (٥٠٠) صفحات!

(٨) پہلی اور دوسری جلد دوبارہ چھپے گی - تیسری، چوتھی اور پانچویں جلد کے چند نسخے باقی رہگئے ہیں - تیسری جلد میں (٩٩) اور چوتھی جلد میں (١٢٥) سے زاید ہاف ٹون تصویریں بھی ہیں، اس قسم کی دو چار تصویریں بھی اگر کسی اردو کتاب میں ہوتی ہیں تو اسکی قیمت دس روپیہ سے کم نہیں ہوتی

(٩) با این ہمہ قیمت صرف سات روپیہ ہے- ایک روپیہ جلد کی اجرت ہے۔

Tel. Address: "Albalagh," Calcutta.
Telephone No 648

AL-BALAGH.

Chief Editor:
Abul Kalam Azad,
45, Ripon Lane,
CALCUTTA

Yearly Subscription, Rs. 12
Half-yearly .. Rs. 6-12

البلاغ

مدیر مسئول رئیس قلم تحریر
احمد المکنیٰ بابی الکلام الدہلوی
مقام اشاعت
نمبر ۴۵ - ریپن لین
کلکتہ
ٹیلی فون نمبر ۶۴۸
سالانہ - ۱۲ - روپیہ
ششماہی - ٦ - ۱۲ - آنہ

نمبر - ۱۰ | كلكته : جمعه ٦ - ربيع الثاني سنه ١٣٣٤ هجري | جلد ۱
Calcutta : Friday, 11th February 1916.

دعـــوة الى القـــران

گذشته اشاعة کے آخري صفحه ميں هم نے تفسير البيان کي قيمت کے متعلق ايک مراسلة درج کي تهي - اُسکے متعلق پنجاب کے ايک صاحب غيرت و درد بزرگ لکهتے هيں :

" اس خط کو پڑهکر خاکسار کي طبيعت پر نهايت اثر پڑا ' الله الله ايک جماعت تو ان لوگوں کي هے جنکو جناب کي قلمي خدمات سے مستفيد هونے کي توفيق ملي هے مگر اپني بدبختي سے محروم رهتي هے - اور ايک جماعت اُن لوگوں کي هے جو فيض ياب هونے کيليے مضطرب هيں ' ليکن اتني استطاعت نهيں رکهتے که اپني حسرت پوري کريں - حقيقت يه هے که جناب کي تصنيفات کے اصلي مستحق يهي لوگ هيں - انگريزي مدارس کے تعليم يافته طلباء کي مذهبي اصلاح تمام آينده نسل کي اصلاح هے ' اور انهي کو سب سے زياده ضرورت اس بات کي هے که جناب کي روح بخش تصنيفات سے فيض ياب هوں - جس وقت سے جناب نے البيان کا اعلان کيا هے ' ميں اسکي ضرورت محسوس کر رها هوں اور اپنے اکثر دوستوں سے بهي عرض کرچکا هوں - اس مشکل کے دور کرنے کا اصلي علاج يه هے که ايک مستقل فنڈ اس غرض سے کهولديا جاے که جو طلباء ' علماء ' اور عام طور پر غير مستطيع اشخاص البلاغ اور البيان کو انکي اصلي قيمت ديکر نهيں خريد سکتے ' انسے نصف قيمت لي جاے ' اور نصف قيمت اس فنڈ سے ادا کردي جاے - جناب کے عقيدتمندوں کا دائره بحمد لله اسقدر وسيع هے که کسي ايسے فنڈ کے قائم کرنے ميں ذرا بهي دقت نهيں هوسکتي - صرف اعلان کي ضرورت هے - جناب نے خاکسار کي درخواست پر پانچ شخصوں کے ساتهه رعايت منظور فرمالي ليکن اسطرح کس کس شخص کيليے صرف دفتر هي پر بار ڈالا جائيگا ' علی الخصوص جبکه الهـــلال پريس کي ضبطي ضمانت کے نقصانات کثيره اس صبر و تحمل کے ساتهه جناب نے گوارا کيے هيں - بهر حال ميں اس بارے ميں صرف تحريک هي نهيں کرتا بلکه اپني جانب سے پچاس روپيه کي ايک حقير رقم بهي پيش کرتا هوں - بشرطيکه ديگر ناظرين البـــلاغ بهي خاکسار کا ساتهه ديں ' اور بهت جلد اس فنـڈ کو اس حد تـک پهنچا ديں که هـزاروں غير مستطيع صاحبان علم ميں هم " البـلاغ " اور " البيـان " کو تقسيم کرسکيں - جناب از راه نوازش اس عريضه کو شائع فرماديں - البته خاکسار کے نام کے اظهار کي ضرورت نهيں - "

حقيقت حال يه هے که جس وقت سے البيـان اور ترجمان القران کا اعلان هوا هے ' تقريباً هر روز پندره بيس خطوط اُن علماء و طلباء کے پهنچتے هيں ' جو انکے مطالعه کا نهايت شوق ظاهر کرتے هيں - ليکن مالي مجبوريوں کی وجه سے خريد نهيں سکتے - پچهلے نمبر ميں صرف ايک خط بطور نمونه کے درج کرديا گيا تها ' تاکه ملک کي حالت کا اندازه هو سکے - الهـــلال کي پوري سه ساله زندگي ايسے هي درخواستوں کے هجوم ميں گذري ' اور البـــلاغ کا بهي يهي حال هے -

الهـــلال کے متعلق احباب کو معلوم هے که اسکے صدها نسخے هميشه مفت تقسيم کيے گئے ' اور نو سو سے زايد اشخاص سے نصف قيمت بلکه اس سے بهي کم منظور کرلي گئي -

موجوده حالت پريس کي مالي مشکلات کي جيسي کچهه هے ' اسکو الله هی بهتر جانتا هے ' اور اگر اسکا فضل و کرم عزم و اراده کي لازوال دولت سے مالا مال نه کرديتا ' تو سچ يه هے که البـــلاغ کا ايک نمبر بهي نکالنا مشکل تها ' با ايں همه دفتر نے اب بهي اس قسم کي درخواستوں کو منظور کرلينے کي کوشش کي ' اور الله هي کے فضل پر اعتماد هے - وه چاهيگا تو اپني دعوة حق کي اشاعة و توزيع کا خود بخود سامان کرديگا -

الله تعالی آپکو جزاے خير دے که آپنے محض محبت ايماني و شيفتگي قراني کے رشتے سے البـــلاغ و البيـان کے متعلق يه تجويز پيش کي هے منظور هوگا تو آپکي تحريک ضايع نهوگي اور وه جس کام کيليے چاهے دلوں کو کهول دے سکتا هے !

اعتذار .

جنـگ يورپ کا جو اثر ابتدا سے کاغذ کے مسئله پر پڑا هے ' اس سے احباب کرام بے خبر نهيں هيں - الهـــلال جس کاغذ پر چهپتا تها ' اُسکي قيمت زياده سے زياده پونے چار روپيه في ريم تهي - وهي کاغذ البـــلاغ کيليے چهه روپيه في ريم کے حساب سے لينا پڑا ' ليکن هم نے اس اضافـه کو بهي گوارا کـرليا اور برابر البـــلاغ اُسي کاغذ پر چهپتا رها -

ليکن اب حالت يهاں تـک پهنچ گئي که اس قسم کے کاغذ سے تمام بازار يـکسر خالي هوگيا هے ' اور اگر چار گني قيمت بهي دي جاے جب بهي ميسر نهيں آ سکتا - مجبوراً دوسرے قسم کے کاغذ کو قبول کرنا پڑا اور آج پهلي مرتبه اسپر البـلاغ چهاپا جاتا هے - اسکي قيمت بهي الهـلال کے کاغذ سے ڈيوڑهي هے !

(۲)

آج جمعرات کا دن هے - اس نمبر کے تمام فارم چهپ جکے هيں ' صرف آخري فارم شذرات کا باقي هے ' مگر يکايک مولانا کي طبيعت بدمزه هوگئي هے ' اور اُميد نهيں که اس حالت ميں آج شذرات لکهے جاسکيں اور کمپوز هوسکيں - مجبوراً مراسلات کا ايک مضمون جو کمپوز شده طيار تها ' شذرات کي جگه ديديا جاتا هے تاکه نا قاعده اشاعت ميں اب پهر فتور نه آے -

[منيجر]

مراسلات

اسلام اور سوشیلزم

(از جناب مولانا سید سلیمان صاحب ندوی - ناظم دار المصنفین - اعظم گڈھ)

آجکل کی جدید عربی مصطلحات میں "سوشیلزم" کو "اشتراکیة" سے ادا کرتے ہیں، اور سوشیلزم کے معتقد اور پیرو یعنی سوشیلسٹ کو "اشتراکی" کہتے ہیں -

سوشیلزم اس خیال پر مبنی ہے کہ دنیا میں ایک طرف تو ایسے اشخاص پائے جاتے ہیں جو لاکھوں اور کروڑوں روپے کے مالک ہوتے ہیں، اور جنکے قبضے میں اُنکی حاجت سے بہت زیادہ روپیہ ہے - دوسری طرف ایسے افراد پائے جاتے ہیں، جنکے پاس اتنا بھی نہیں جس سے اپنی ستر پوشی کرسکیں یا شکم سیر ہوسکیں، اسلیے وہ کروڑوں روپے جو ارباب ثروت کے پاس بیکار پڑے ہیں، وہ ان فقرا اور مساکین پر تقسیم کردیے جائیں تاکہ دونوں گروہ بآسانی زندگی بسر کرسکیں -

اس مسئلہ کو زیادہ صاف کرنے کے لیے ہمکو علم اقتصاد سیاسی یعنی پولٹیکل اکانمی کی طرف رخ کرنا چاہیے - اکانمی نے یہ طے کردیا ہے کہ انسان کی ہر قسم کی دولت اور پیداوار کے اصول اولی دو چیزیں ہیں "محنت" اور "راس المال" کیونکہ انسان کے تمام ذرائع آمدنی کا اصلی منبع صرف دو چیزیں ہیں "زراعت" اور "صنعت" انکے علاوہ اور دوسری ہر قسم کی آمدنیاں انہیں دونوں ذرائع مذکورہ کے ماتحت ہیں، مثلاً "زمینداری" کہ اُسکی اصلی آمدنی زراعت پر موقوف ہے - "تجارت" صنعت اور زراعت کی پیداوار کے باہمی تبادلہ کا نام ہے، نوکریوں کے ذریعہ سے جو روپیہ مالک سے وصول کیا جاتا ہے، وہ درحقیقت اسی زراعت اور صنعت کی بواسطہ یا بلا واسطہ آمدنی ہے -

پہلے ہمکو صنعت اور زراعت کی حقیقت پر غور کرنا چاہیے - صنعت اُن مادی چیزوں کو جنکو ہر مقام پر یا بعض بعض مقام پر خدا نے فطرتی طور سے پیدا کردیا ہے اور جو بیکار پڑی ہیں، حاجت انسانی کے مناسب بنانے کا نام ہے، ان مادی چیزوں کو حاجت انسانی کے مناسب بنانیکے لیے دو چیزوں کی ضرورت ہے "کام کرنے والوں کی محنت کی" اور "اُن آلات اور اوزار کی جن سے کام کرنے والا اپنے اثر فاعلی کو ان مادی چیزوں پر صرف کرتا ہے" آلات اور اوزار کے لیے "راس المال" اور "سرمایہ" کی ضرورت ہے، اسلیے صنعت و دستکاری کی اصلی آمدنی کا منبع "مزدوروں کی محنت" اور کارخانہ دار کا سرمایہ ہے، یہی حال زراعت کا ہے - زمین کی درستگی کے لیے مزدور کی، اور آلات زراعت کے لیے سرمایہ کی ضرورت ہے -

خلاصۂ تفصیل ماسبق یہ ہے کہ دنیا کی ہر نوع اور قسم کی آمدنی کی اصل، مزدور اور اہل سرمایہ ہیں - دونوں آمدنی کے پیدا کرنے میں برابر کے شریک ہیں، اسلیے تقاضاے انصاف یہ ہے کہ زراعت اور صنعت کی تمام آمدنی دو مساوی حصوں میں تقسیم ہونی چاہیے - ایک حصہ مزدوروں کو دیا جاے اور دوسرا حصہ اہل سرمایہ لیں، لیکن تمام دنیا میں اہل سرمایہ اور کارخانہ دار تمام منافع کے اصلی مالک بن جاتے ہیں، اور مزدوروں کو اُنکے حق سے اسقدر کم دیا جاتا ہے کہ وہ مشکل سے اوقات بسری کرسکتے ہیں، اسلیے ضرورت ہے کہ مزدوروں کی اعانت کیجاے -

ان تمام مقدمات بالا کا نتیجہ یہ ہے کہ فقرا اور مزدوروں کی امداد کیجاے - یہی خیال سوشیلزم اور اشتراکیت کا سنگ بنیاد ہے، اس خیال کی کامیابی کے لیے اُنکو بہت سے مراتب طے کرنے پڑتے ہیں جنکا ماحصل یہ ہے کہ موجودہ نظام زندگی بالکل بدل دیا جاے - ہر قسم کی جائدادیں اور ملکیتیں اہل سرمایہ اور ارباب ثروت کی شخصی ملکیت و تصرف سے نکال کر وقف عام کردیجائیں - تمام کاشتکاریاں، جائدادیں، اور کارخانے جمہور ملک کی ملکیت ہوں، گورمنٹ کو مخصوص افراد کے قبضے سے نکال کر عام پبلک کے زیر انتظام کیا جاے - ہر قسم کے آلات و سرمایہ مشترک طور سے تمام اہل ملک یا گورنمنٹ کی ملک ہوں، ملک کے تمام افراد محنت صرف کریں، ہر قسم کا منافع ایک جگہ جمع ہو، اور وہ تمام اہل ملک پر مساوی طور سے گورنمنٹ کی زیر نگرانی تقسیم ہو، ہر شخص کے امتیازات شخصی مٹا دیے جائیں، ذاتی اعزاز و تفوق کی کوئی مثال باقی نہ رہے - بادشاہ، اور رعایا، غلام، اور حاکم، امیر اور فقیر، معزز اور ذلیل، غرض کہ ہر قسم کے تفاوت مراتب کو صفحۂ عالم سے محو کردیا جاے، اور تمام عالم میں ہر چیز کے اندر مساوات عامہ ہوجاے، انتہا یہ ہے کہ انکا خیال مساوات، خدا کی غیر معمولی عظمت کو بھی تسلیم نہیں کرتا !

"اکانمی" جس سے "اشتراکیت" کو تعلق ہے، اُسکا بانی اول کو ایک فرانسیسی عالم انٹوان تمی منٹکرتیاں المتوفی سنہ ۱۶۱۵ع ہے اور اُسکا مدون ڈاکٹر کینسی سنہ ۱۷۵۸ع ہے، لیکن اکانمی کو فن کی حیثیت سے جسنے دنیا کے سامنے روشناس کیا، وہ ایڈم اسمتھ ہے جسکی اس فن میں پہلی تصنیف سنہ ۱۷۷۶ ع میں شائع ہوئی - اسمتھ کے بعد دو انگریز عالم ملتّس، ریکارڈو، اور فرانسیسی عالم جان بیتّست پیدا ہوے - اُنھوں نے اس فن کو تکمیل تک پہنچا دیا - یہ علماے فن اقتصاد اُنیسویں صدی کے ابتدائی حصے میں تھے - اس بیان سے یہ ثابت ہوا کہ اشتراکیت اُنیسویں صدی کی پیداوار ہے -

جن اکانمسٹ اور علماے اقتصاد کا ہم نے تذکرہ کیا، وہ نفس فن کے اصول اور ان اُصول کو عملی صورت میں لانے کی نسبت کسی قدر مختلف الراے ہیں - اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اشتراکیین اور سوشیا لسٹس کے چند فرقے ہوگئے :

(۱) فوضوی یا کمونسٹ یا نہلسٹ - اس فرقہ کا خیال یہ ہے کہ تمام دنیا سے ہر قسم کی شخصی ملکیتیں اور امتیازات مٹا دیے جائیں، دنیا کا ذرہ ذرہ ذاتی ملک سے نکل کر جمہور کی ملک ہوجاے، تاکہ تمام انسان مساویانہ حیثیت سے زندگی بسر کریں - یہ فرقہ بجبر ملکیت کو مٹانا چاہتا ہے - عہدہ داران و ارباب ثروت کو مار ڈالنا اس کے نزدیک ثواب ہے -

(۲) اجتماعی یا سوشیا لسٹ - یہ فقط یہ چاہتا ہے کہ صرف آلات شخصی تصرف سے نکال کر عام پبلک کی ملک کردیے جائیں، تاکہ فقرا اور مزدور ارباب ثروت و اہل سرمایہ کی احتیاج کے بغیر کام کرسکیں -

(۳) قومي يا نيشنلسٹ - اس فرقه كي تهيوري يه هے كه صرف كاشت اور سكونت كي زمينيں شخصي ملكيت سے نكال دي جائيں ' كيونكه ثروت كا اصلي منبع زمين هے ' اور جب تمام زمين جمهور يا گورنمنٹ كي ملك هوجائيں گي ' تو اهل حاجت اور مفلسوں كي حالت بهت كچهه سنبهل جائيگي -

سوشلسٹوں كے يه مختلف فرقے تمام ممالك متمدنه ميں روز بروز پهيلتے جاتے هيں اور هر جگه انكي تعداد روز بروز بڑهتي جاتي هے - يورپ كے بعض بعض ملك كے اكثر باشندے سوشيلزم كے معتقد هوتے جاتے هيں - اس فرقه كي تمام اطراف عالم ميں خفيه سوسائيٹياں انجمنيں اور اخبارات هيں ' جو انكے خيالات كي اشاعت كرتے هيں ' لوگوں ميں موجوده نظام سلطنت كے برخلاف جوش پيدا كرتے هيں ' سلاطين ' حكام ' ملك ' اور ارباب ثروت كے قتل كي تدبيريں كرتے هيں - ناچار گورنمنٹوں كو انكي مزاحمت پر آماده هونا پڑتا هے ' اور بزور قوت انكي بيخكني كي كوششيں كرني پڑتي هيں - ليكن يه تمام كوششيں بے سود هوتي هيں اور سوشلزم كا سيلاب نهيں تهمتا -

سنه ۱۸۸۷ع سے اس مذهب كے پيرو جرمني ميں بهت بڑه رهے هيں - سنه ۱۹۰۸ع ميں جرمني ميں اشتراكيين كي تعداد دس لاكهه تهي ' سنه ۱۹۱۰ع ميں بيس لاكهه هوگئي - جرمني كے علاوه فرانس ' بلجيم ' هولينڈ ' پولينڈ ' روس ' امريكا ' رومانيا ' اٹلي ' پروشيا ' سويٹزرلينڈ ' انگلينڈ ' اور امريكا كا بهي يهي حال هے -

اشتراكيين كي تعداد ميں روز بروز اضافه هونا كوئي تعجب انگيز امر نهيں ' كيونكه سوشلزم كا اصلي مقصود فقراے قوم اور مزدور پيشه اشخاص كي حمايت هے ' اور يه معلوم هے كه ملك ميں مزدوروں اور فقيروں كي تعداد تمام فرقوں سے زياده هے - اس حالت ميں فرض كرلينا چاهيے كه يورپ كے تمام فقرا اور مزدور پيشه درحقيقت سوشياليسٹ هيں - ليكن عجيب تر يه هے كه سوشيلزم كي آواز سے تمام يورپ اسقدر گونج اٹها هے كه اسكي تاثير سے يورپ كا كوئي فرقه بچ نهيں سكتا ' كنسرويٹو پارٹي جسكا منتهاے مقصد قديم آداب و رسوم كي حمايت اور ذاتي اعزاز و مناصب كي محافظت هے ' اسكو بهي كسي قدر تغير كے بعد سوشيلزم كا هم آهنگ هونا پڑا - انتها يه هے كه كالج اور اسكول كے پروفيسر اور ٹيچر ' اور ديرو كنيسه كے راهب اور پادري بهي اصول اشتراكيت ميں كسيقدر ترميم كے بعد اشتراكيين كے هم آواز هوگئے هيں -

اس چيخ ' پكار ' شور و فرياد ' واويلا و هنگامه كا اثر يه هے كه تمام يورپ كے خيالات ميں موجوده نظام تمدن كے انقلاب كے متعلق عجيب قسم كا تلاطم برپا هوگيا اور هر شخص جديد تمدن كے مصائب كو محسوس كررها هے -

اس مقدمه كے ساتهه چند مقدمات كا اور اضافه كرو :

(۱) يورپ ميں تمدن كي بنا شخصي فوائد ' خود غرضي اور ذاتي منافع پر هے - باپ بيٹے كو نهيں پوچهتا - بيٹا باپ كي خبر نهيں ليتا ' پهر ملك كے عام افراد كے ساتهه اسكو كيا همدردي هوسكتي هے ؟

(۲) يورپ كي ثروت اور دولت كا اصلي سرچشمه صنعت اور تجارت هے - هر شهر ميں كمپنياں اور كارخانے هيں جنكے مالك اشخاص يا جماعت كے چند افراد هيں - هر كارخانه ميں هزاروں مزدور كام كرتے هيں ' جنكي روزانه آمدني انكے روزانه اخراجات كے ليے مشكل سے كافي هوسكتي هے - نتيجه يه هے كه ايك طرف تو كارخانه داروں كي مختصر جماعت كارخانه كے منافع كثيره سے مالا مال هوجاتي هے ' دوسري طرف ادني طبقے ميں فقرا اور مساكين كي تعداد بهي بڑهه رهي هے -

(۳) بنكوں كے رواج نے يه قيامت برپا كر ركهي هے كه ايك پيسه كا قرض بهي بغير سود كے نهيں مل سكتا - جائدادين عام پبلك كے هاتهه سے نكل كر مالكان بنك كے تصرف ميں آتي جاتي هيں ' اس سے فقرا اور ناداروں كي كثرت هو رهي هے -

(۴) تمدن جديد نے ضروريات زندگي كي قيمت اسقدر بڑها دي هے كه كم ثروت والوں كو وهاں زندگي بسر كرنا مشكل هے - كهانے كي چيزيں اسقدر گراں هيں كه فقرا انكو خريد نهيں سكتے - ملك كي شدت حاجت كي وجه سے نرخ اشيا ميں گراني حد سے زياده بڑه جاتي هے ' اور آزادي تجارت كي بنا پر گورنمنٹيں اس ميں زياده روك ٹوك نهيں كر سكتيں -

(۵) گورنمنٹوں نے فقيروں اور بے ساز و سامان شخصوں كے ذاتي مصارف كے ليے كوئي سامان نهيں كيا - يه تو هے كه اندهوں ' كوڑهيوں ' لولوں ' اور مجبوروں كيليے امدادي محكمے قائم هيں ' ليكن ايك مجبور قرضدار كے اداے قرض كي كوئي صورت نهيں - ايك مزدور كو اگر آج كوئي مزدوري نه مل سكي تو وه كل كيا كهائيگا ؟ ايك فقير كے پاس كپڑا نهيں ' وه كپڑا كهاں سے لائيگا ؟ يورپ عام مصالح كي نگراني تو كررها هے ' ليكن شخصي ضرورتيں اور اتفاقي حاجات كا اسكے يهاں كوئي بندوبست نهيں -

(۶) اتفاق سے اول تو يورپ مذهب سے آزاد هے ' اور اسليے وه شخصي همدردي كي قدر نهيں كر سكتا - علم و تمدن نے اسكے بجاے ملكي اور جمهوري همدردي قائم كردي هے جو شخصي ضروريات كيليے كافي نهيں ' دوسرے وهاں جس مذهب كا رواج هے وه عيسائيت هے ' جسنے مال و دولت كي سخت تحقير كي هے ' عام نصائح كے سوا اسنے ارباب ثروت كو اهل حاجت كي مالي امداد كيليے بهي كوئي حكم نهيں ديا ' اسليے عيسائي ممالك ميں فقرا كے ساتهه يه بے اعتنائي كچهه بعيد نهيں هے -

يورپ كے تمام ممالك ميں انگلستان باعتبار ثروت كے سب سے زياده ممتاز هے - ليكن يهاں بهي يه حالت هے كه جنگ سے پہلے ۱۷۰۰۰۰۰ تعداد صرف ان فقرا كي تهي جنكي گورنمنٹ امداد كرتي تهي - جرمني كي سنه ۱۸۷۰ ميں مجموعي آبادي ۴۰۰۰۰۰۰۰ كروڑ تهي - آجكل ۶۰۴۰۰۰۰۰ كروڑ هے - سالانه اموات كي تعداد سے پيدايش كي تعداد ۹ لاكهه زياده هو رهي هے - اسي كے ساتهه ساتهه فقرا اور مساكين كي تعداد بهي بڑه رهي هے - جرمني كے كارخانے ' كاشتكارياں ' دستكارياں ' اور هر قسم كے ذرائع صرف چار كروڑ آدميوں كي كفالت كرتے هيں - اسكا لازمي نتيجه يه هے كه اشتراكيين كي تعداد نهايت سرعت كے ساتهه بڑه رهي هے -

ان تمام بيانات مذكورهٔ بالا سے بالكل واضح هوگيا كه يورپ آجكل عجيب قسم كے اقتصادي مصائب ميں مبتلا هے ' اب سوال يه پيدا هوتا هے كه اسنے ان مشكلات كے حل كرنے كيليے كيا تدابير اختيار كي هيں ؟

جرمني نے جنگ سے پہلے يه طے كيا تها كه اشيا كے نرخ ميں كمي كي جاے - اسنے فقرا اور مساكين كے ليے الگ بازار قائم كيے جهاں خوراك كي معمولي چيزيں ارزاں قيمت پر فروخت هوتي هيں - پوليس كو حكم ديا هے كه ان بازاروں ميں اهل ثروت نه جانے پائيں ' اس قسم كے چار بازار صرف برلن ميں قائم كيے گئے هيں -

انگلستان كي گورنمنٹ بهي فقرا كي اعانت كيليے آماده هوئي هے ' سنه ۱۹۰۶ع ميں انگلستان نے فقرا اور اهل حاجت پر ۱۴۷۸۶۰۰۰ گني صرف كيا ' ان اخراجات سے ۱۷۰۰۰۰۰ لاكهه افراد كي اسنے اعانت كي ' ان ميں سے ۵۳۸۰۰۰ كي تا زندگي ' ۵۳۰۰۰۰ كي ايك مدت دراز تك ' ۶۴۰۰۰ كي صرف ايك سال تك - انگريز مزدوروں نے باهمي مشوره و امداد كيليے ٹراڈيسيئين نام ايك عام انجمن بهي قائم كي هے جو بهت كامياب هو رهي هے -

پروشيا (جرمني) كي گورنمنٹ نے اصول اشتراكيت كے مطابق حسب ذيل قوانين جاري كيے جو پروشيا كے شهري قانون كے ارنيسويں باب كي مختلف دفعات ميں مذكور هيں :

دفعه اول : گورنمنٹ پر فرض ھے که اُن لوگوں کي معاش کي متکفل ھو جو خود اپني معاش پیدا نہیں کر سکتے -

دفعه دوم : بیکاروں کے لیے اُنکي حالت کے مناسب کوئي خدمت یا کام مقرر کیا جائیگا -

دفعه سوم : جو لوگ سستي، کاھلي، یا کسي اور عادت مذموم کے سبب سے کام سے متنفر ھوں، اُنکو گورنمنٹ کي نگراني میں مفید اشغال کے اندر مصروف کیا جائیگا -

دفعه ششم : گورنمنٹ پر فرض ھے که وہ ایسے کارخانے اور ملز قائم کرے، جن سے محتاجوں کي زندگي کا سامان ھوسکے ' اور فضول خرچ لوگوں کي بھي تہذیب اخلاق ھو -

دفعه دھم : دیہاتوں میں مینوسپلٹي کا فرض ھے که دیہات کے مفلسوں اور محتاجوں کي حاجت پوري کیا کرے -

دفعه یاز دھم : مینوسپلٹي پر فرض ھے که وہ ناداري اور افلاس کے اسباب کي تحقیق کرے اور اسکے انسداد کے تدابیر اختیار کرے -

یہانتک گورنمنٹوں اور حکومتوں کي کوششوں کا بیان تھا - مذھب کي حیثیت سے یورپ کے مذھبي علما اور پادري بھي ان اقتصادي مشکلات اور معاشرتي مصائب کو دور کرنے کے لیے اُٹھے ھیں' لیکن کیا تم خیال کرتے ھو که ان علماے مسیحیت نے انجیل مقدس یا مسیحي تعلیمات کي ھدایت سے ان عقدوں کے حل کرنے کي کوشش کي ھوگي ؟ نہیں' اُنکو اُس مسیحي مذھب میں اسکي کوئي ھدایت نہیں ملتي' جسنے اھل دولت کو سخت تحقیر کے ساتھه اپني آسماني بادشاھت سے نکالدیا ھے' اسلیے اُنکو چارۂ کار اسکے سوا اور کچھه نظر نه آیا که وہ بھي تھوڑي ترمیم کے ساتھه اشتراکیین کي صف میں کھڑے ھوجائیں - ان مذھبي علماء کے اشتراکي اصول کے لحاظ سے دو فرقے ھیں : " فرقۂ انجیلي اشتراکي " اور " کیتھولک اشتراکي " ان مذھبي فرقوں کو اشتراکی یا سوشیالسٹ کہنا صرف اسلیے جائز ھے که سوشیالسٹ کا لقب خود انھوں نے اپنے لیے خوشي سے اختیار کیا ھے ' ورنه در حقیقت وہ سوشیالسٹ نہیں ھیں - انھوں نے فقرا ' اھل حاجت و افلاس' اور غریب مزدوروں کي حمایت صرف اسلیے جائز رکھي ھے که مذھبي وقار آزاد خیال یورپ کے ادنی طبقے میں قائم ھوجاے' بہرحال انجیلي اشتراکیین نے (جسکے ممبر زیادہ تر گرجوں کے پادري ھیں) حسب ذیل تجویزیں اختیار کي ھیں :

" مسیحي اشتراکي مزدوروں کي انجمن مذھبي عقائد کے احترام اور ملک و حکومت کے محبت پر مبنی ھے - وہ گورنمنٹ سے درخواست کرتي ھے که اھل پیشه اور مزدوروں کے لیے خاص مفید قوانین وضع کیے جائیں - یتیم بچوں' بیوہ عورتوں' اور مجبور لوگوں کے لیے امدادي فنڈ قائم کیے جائیں - کام کي مناسبت سے مزدوروں کے لیے کام کرنے کے گھنٹے محدود کردیے جائیں - سرکاري املاک اور دیہاتي جائدادیں مزدوروں کو معمولي نرخ سے زیادہ ارزاں نرخ پر دیں - اعانت فقرا کے لیے آمدني پر ٹیکس' اور وراثت کے قرب و بعد اور کمي و بیشي کے لحاظ سے ترکه پر محصول لگایا جائے "

کیتھولک اشتراکیین کي حسب ذیل تجاویز ھیں .

" باھمي امداد کے لیے انجمنیں قائم کي جائیں - سرمایه مزدوروں کے سپرد کیا جاے ' گورنمنٹ اُجرت کار اور اوقات کار کي تعین کردے - سرپرستوں اور بچوں کا اور اھل سرمایه اور مزدوروں کا باھمي تعلق صاف کرے - قرض دھي کي انجمنیں قائم ھوں جو اھل حاجت کو بغیر سود کے قرض دیں "

اس تفصیل سے ھم اس نتیجه پر پہونچ گئے ھیں که یورپ میں جنگ نه ھوتي جب بھي وہ سخت مصیبت میں مبتلا تھا - اقتصادي مشکلات روز بروز بڑھتے جاتے ھیں - اھل افلاس اور ارباب احتیاج کي امداد و اعانت کي کوئي صحیح راہ اب تک نه نکل سکي - مختلف ممالک اور انجمنیں مختلف تدابیر سے ان مشکلات کي عقدہ کشائي کر رھي ھیں - لیکن ابتک کوئي باقاعدہ اصول اسکے لیے مدون نه ھوا -

اب ھمکو یه ثابت کرنا ھے که گذشته اقوام کے تمدن میں بھي اس قسم کي مشکلات پیدا ھوئیں' اور وہ بھي انکو حل نکر سکیں - گذشته زمانے میں یہود اور سلافي اقوام میں دستور تھا که تمام زمین ایک وقت پر تمام افراد میں تقسیم کردي جاتي تھي - بعض قوموں میں زمین کا تمام اختیار ایک شخص کو دیدیا جاتا تھا - وہ زمین اور اُسکے منافع کو تمام قوم میں تقسیم کر دیتا تھا - فراعنۂ مصر کے زمانه میں بھي اسي اصول اشتراکیت پر عمل ھوتا تھا -

گذشته اقوام میں یونان بھي ایک خاص پایه رکھتا ھے - لیکن اپنے زمانۂ تمدن میں وہ بھي اشتراکیت اور سوشلزم سے نه بچ سکا - مشہور مقنن سولن کے عہد میں ایتھنز کے اندر ارباب ثروت اور نادار فرقه میں ایک عجیب فتنه برپا ھوا -

نادار اور مفلس فرقه کو ضد تھي که شہر کي تمام دولت ایک جگه اکٹھي کرکے تمام افراد پر مساوي طور سے تقسیم کردي جاے - اھل ثروت کي جماعت کو اصرار تھا که دولت و ثروت کي مقدار حسب مدارج اعزاز ھوني چاھیے - سولن نے اس فتنه پر کوئي توجه نه کي - لیکن اسپارٹا میں لیکارگا نے اصول اشتراکیت تسلیم کرلیا ' اور اسپارٹا کي تمام دولت اُسنے افراد پر برابر برابر تقسیم کردي - ایران میں مزدکي فرقه کا وجود بھي انھي بواعث کا نتیجه تھا - مزدک کي راے تھي که تمام فتنوں کا سبب واحد - دولت اور عورتیں ھیں ' اسلیے دولت کو بندش ملکیت سے اور عورتوں کو قیود زوجیت سے آزاد کرکے تمام ملک کے استعمال کیلیے عام کردینا چاھیے - ایران کے طبقۂ زیریں نے حصول دولت کیلیے اور طبقۂ اعلی نے حصول سامان عیش و مسرت کیلیے ان خیالات کو قبول کرلیا - لیکن اسکا جو نتیجه ھوا ' وہ مدائن کے کھنڈروں سے پوچھو -

ان واقعات سے ثابت ھوتا ھے که ان اقتصادي اور اشترا کي مصائب کا کامل اندفاع نه گذشته اقوام سے ھوسکا ' اور نه موجودہ زمانه میں یورپ ان عقدوں کو حل کرسکا - نیز انسے یه بھي ثابت ھوتا ھے که اشتراکیت ھر اُس تمدن کے لیے لازمي ھے جسکي بنیاد روحانیت اور مذھب پر نہو - بہر حال موجودہ یورپ اور اقوام گذشته کے عقلا اور اشتراکیین نے ایک مدت کے تجربوں کے بعد ان دقتوں کو ھموار کرنے کے لیے جو تجویزیں پیش کي ھیں' گو انکا مفصل ذکر پہلے گذر چکا ھے ' لیکن یہاں بطور نتیجه باختصار پھر اعادہ کرتے ھیں :

(۱) ذاتي اعزاز و امتیاز مٹا دیا جاے ' اور تمام افراد مساوي الرتبه ھو جائیں -

(۲) حکومت جمہور ملک کي مجموعي طاقت کا نام ھو -

(۳) اھل حاجت کي امداد کے لیے لوگوں کي آمدني پر ٹیکس لگایا جاے' اور اُسکے لیے فنڈ مقرر کیا جاے - سود سے بچنے کے لیے قرض دینے والي انجمنیں قائم کي جائیں - گورنمنٹ کا فرض ھے که وہ فقرا اور محتاجوں کي خبر لے ' اور وہ بازار کا نرخ مقرر کرے -

یه وہ اصول ھیں جنکي بنا پر اقوام عالم نے کشاکش و مشکلات مذکورہ سے رھائي حاصل کرني چاھي ھے - ان اصول کي یه تین دفعات بالا درحقیقت تین قسم کي اصلاحات سے مُرکب ھیں :

(۱) اصلاح معاشرت - (۲) اصلاح حکومت - (۳) اصلاح اقتصاد -

لیکن اب تک یه اصول خیالي ھیں ' عالم وجود میں کوئي منتظم سلسله انکا ابتک قائم نہوا - اب آؤ' ھم تمھیں بتلائیں که اسلام نے ان اصولوں کو کہاں تک ملحوظ رکھا ' جس کي وجه سے اُسکا تمدن اشتراکیت کے جراثیم سے ھمیشه محفوظ رھا ھے ؟ -

الامـر بالمعـروف والنهي عن المنكـر

تاریخ عہد عباسیه کا ایک صفحه

مسئله خلق قرآن اور مناظرۂ دربار مامون الرشید

علماء سلف کي حریة حقه اور دعوة الی الحق کا ایک نظارہ

(٢)

(مناظرہ کا اهتمام اور هیبت و اجلال دربار)

مامون الرشید نے مناظرہ کي طیاري کیلیے غیر معمولي احکام جاري کردیے تھے - اپني نوعیت کے لحاظ سے یه ایک عجیب و غریب مناظرہ تھا ' اسلیے تمام امراؤ رؤساء ' علماء و فقہاء ' ارکان و وزراء ' افسران فوجي و ملکي ' اپنے تمام ساز و سامان جاہ و جلال کے ساتھه اسمیں شریک هونے کیلیے نکلے - عبد العزیز کناني نے ڈیوڑھي میں بیٹھے هوے دیکھا که انساني جاہ و جلال اور سطوت و هیبت کے بڑے بڑے مناظر یکے بعد دیگرے انکے سامنے سے گذر رهے هیں !

وہ اپنے رساله میں لکھتے هیں :

" عمرو بن مسعدہ نے مجھے ایسي جگه بٹھایا جہانسے میں تمام آنے والوں کو اچھي طرح دیکھه سکوں - بعد کو مجھے معلوم هوا که خاص امیر المومنین کے حکم سے ایسا کیا گیا تھا - اس سے مقصد یه تھا که دربار میں جانے سے پہلے هي دربار کے جاہ و جلال کي هیبت مجھپر طاري هو جاے ' اور میں دیکھه لوں که کیسے پر هیبت و سطوت مجمع کے سامنے مجھے جانا پڑیگا ' اور آزادي و بے باکي کي زبان کھولني پڑیگي ؟ لیکن افسوس که وہ انساني جاہ و جلال کے جلوے دکھلا کر ایک ایسے شخص کي آنکھوں میں ڈر اور هیبت پیدا کرنا چاهتے تھے ' جسکي نگاهوں کے سامنے رب السماوات و الارض کا لا زوال جاہ و جلال موجود تھا ' اور جو نگاہ خدا کي عظمت و قدوسیت کے جلووں میں محو هو چکي هو ' اوسکو انسانوں اور انسانوں کے قیمتي کپڑوں اور آهني تلواروں کي قطاریں کیا ڈرا سکتي هیں ؟ "

مبیں حقیر گدایان عشق را ' کین قوم
شہان بے کمر و خسروان بے کله اند !

شیخ عبد العزیز نے دیکھا که سب سے پہلے امراء بنو هاشم کا گروہ نمودار هوا جنکے سیاہ عماموں کے طلائي شملے هوا میں اوڑ رهے تھے ' اور آفتاب کي روشني میں انکا سنہري رنگ اسطرح درخشندہ تھا که نگاهیں زیادہ دیر تک نظارہ کي تاب نہیں لا سکتي تھیں - انکي عبائیں بھي سیاہ تھیں جنکو خلفاء عباسیه نے اپنا قومي لباس قرار دیا تھا ' اور عباؤں کي سیاهي کے اندر سنہري ساز و یراق اور طلائي قبضۂ و میان شمشیر کي متحرک چمک اسطرح نظر آتي تھي ' گویا ابر آلود آسمان پر بجلیوں کي مضطرب لہریں کوند رهي هیں !

اسکے بعد علماء و فضلاء دار الخلافة کا مقدس جلوس تھا ' جنکے لباس اور ساز و سامان سواري میں اگرچه سونے چاندي کے تکلفات نه تھے اور هر چیز سے سادگي اور بے تکلفي نمایاں تھي ' تاهم انکا عظیم الشان گروہ ' غلاموں کے حلقے ' خدام کا جاہ و حشم ' مذهبي زندگي کا مقدس جاہ و جلال ' اور پر هیبت و وقار چہرے ' بجاے خود ایک ایسي هیبت رکھتے تھے جو مصنوعي تکلفات و آرائش کے ساز و سامان سے بے نیاز تھي - اس جلوس میں سب سے پہلے بشر مریسي کي سواري تھي جو اس وقت فرقۂ معتزله کا سب سے زیادہ نامور رئیس تھا - اسکے بعد دار الخلافة کا قاضي القضاة اپنے جاہ و حشم ریاست کے ساتھه جلوہ آرا تھا - پھر تمام قضاة و ارباب افتاء کي جماعت تھي - انکے بعد متکلمین و فقہاء اور ارباب درس و علوم کا سلسله - لیکن ان سب میں زیادہ نمایاں حصه فرقۂ معتزله کے علماء کا تھا ' اور جو علماء معتزله میں سے نه تھے ' وہ بھي اقلا مسئلۂ خلق قرآن میں سرکاري حکم کے آگے سر اطاعت جھکا چکے تھے -

اس نظارۂ تقدس کے بعد وزراء و ارکان سلطنت کا پر عظمت نظارہ تھا - انکے عمامے بھي سیاہ تھے ' مگر طلائي شملوں کي جگه عماموں کے بالائي پیچ پر ایک مطلا حاشیه لگا تھا ' اور وہ اس احتیاط سے لپیٹا گیا تھا که عمامه کا نصف زیرین قطر طراز شعاعیں کا ایک سنہري دائرہ بنگیا تھا - انکے گھوڑوں کے ساز و یراق بھي مطلا تھے ' اور سنہري وردیوں سے ملبوس غلاموں کا شاندار حلقه هر سوار کے گرد و پیش جلوہ فروش عظمت و اجلال تھا !

اعیان حکومت کے بعد افسران فوجي کي سب سے زیادہ موثر اور هولناک هیبت تھي جو اپني اپني فوجوں کے ساتھه محل شاهي کي طرف آ رهے تھے ' اور انکي برهنه تلواریں ' رو به آسمان نیزے ' طرح طرح کے اسلحۂ جنگ ' ایک آهني سمندر کي طرح متلاطم نظر آتے تھے !

شیخ عبد العزیز اس فوجي نظارۂ دهشت کا ذکر کرتے هوے لکھتے هیں :

ورکب القـوم بالسلاح	اور مسلح فوج کي اسلیے نمایش کي
لاحـداث الهیبـــة في	گئي تاکه میرے دل پر وحشت و هیبت
نفسي و سائر النـاس	طاري هوجاے - نیز اس خیال سے
الـذین یـوشـک ان	بھي که میں نے حکم سلطاني کو ٹھکرا
نفسهـم -	کر اگر عام رعایا کے اندر کوئي مفسدانه

جوش پیدا کردیا هو ' تو وہ بھي اس فوجي نمایش سے مرعوب هوکر دب جاے -

اس سے معلوم هوتا هے که حکومت نے یه ساز و سامان صرف شیخ کو ڈرانے هي کے لیے نہیں کیا تھا ' بلکه عام رعایا کے اندر مخالفانه جوش پیدا هوجانے کا بھي اُسے اندیشه تھا - الخ

کرو کہ ایک مسافر و غریب الوطن اجنبي کي صرف ایک هي صداے حق نے مامون الرشید اعظم کي اُس حکومت کو جو قیصرِ قسطنطنیه کو " روم کا کتا " کہکر خطاب کرتي تهے اور کتے کي طرح عاجزي کي زمین پر لوٹا دینے کي طاقت بهي رکهتي تهي' کس طرح لرزا دیا تها ؟ اور کسطرح وہ گهبرا کر اپني فوجوں اور انکي برهنه تلواروں کي نمایش کر رها تها' کہ کہیں اس غریب الوطن کي مقاومت میري مطیع رعایا کے دل سے میري هیبت نه نکال دے ؟

پهر اور زیادہ غور کرو' اور دیکهو کہ یہ عبد العزیز کون تها ؟ دنیا کي پادشاهت اسکے پاس کتني تهي ؟ خزانۂ و فوج میں سے کیا رکهتا تها ؟ کتنے غلام اسکي رکاب کو تهامتے تهے ؟ کتنے محل اُس نے اپني آسایش کیلیے تعمیر کیے تهے ؟

آہ ' دنیا کے ان تمام سامانوں اور دنیوي جاہ و جلال کي ان تمام نمایشوں میں سے تو اس کے پاس کچهه بهي نه تها - ایک تنها مسافر جسکو بغداد میں آے هوے چوتها دن تها ' ایک غریب الوطن فقیر جسکا شہر بهر میں ایک بهي ساتهي اور حمایتي نه تها ' ایک اجنبي محض جس کے جسم پر مسکیني کے لباس اور غربت کي فقر نمائي کے سوا اور کچهه نه تها - با ایں همه اسکے پاس ایک ایسي طاقت تهي' جسکي فرماں روائي و ملوکي کے آگے مامون الرشید کي پوري سلطنت بهي هیچ تهي' اور جسکے جاہ و جلال کے آگے اسکي وہ سطوت و ابہت بهي کچهه نہیں کرسکتي تهي جس سے قیصر روم ڈرتا اور شاہ فرانس لرزتا تها - یہ طاقت نه تو تخت شاهي کے اوپر پیدا هوتي هے ' اور نه شہنشاهي کے عظیم الشان قصروں اور محلوں میں - اسکا گهر انسان کا توٹا هوا دل هے' اور اسکا محل ایمان بالله کي زخمي روح هے - پادشاہ کا تخت جسم پر حکم کرسکتا اور لوهے کي تلوار گردن کي رگوں کو کاٹ سکتي هے ' پر نه تو اس طاقت الهي کے آشیانے کو اجاڑ سکتي هے' اور نه اس کي اقلیم سلطنت پر اسکي فرماں روائي چل سکتي هے- وهاں صرف خدا هے' اسکا ایمان هے' اسکے کلمۂ حق کي خسروي هے' اسکي صداقت و راستي کي ملوکي هے' اور حق و معروف کے ایک هي فرمان اعظم کا حکم هے!

اولائك كتب في قلوبهم الايمان و ايدهم بروح منه ' و يدخلهم جنات تجري من تحتها الانهار خالدين فيها ' رضي الله عنهم ورضوا عنه ' اولائك حزب الله ' الا ان حزب الله هم المفلحون ! (٥٨ : ٣٠)

یهي وہ راست باز انسان هیں جنکے دلوں میں الله نے اپنے ایمان کا نقش جما دیا ' اور اپني روح نصرۃ و فتح مندي سے انکي مدد کي ' پس اب خوف و هراس اور ناکامي و نامرادي انکے لیے نه رهي' وہ انکو بهشتوں کي بهشتي زندگي میں داخل کریگا - وهاں باغ و چمن کا دائمي عیش هے اور نہروں کي روانی کا نظارۂ راحت - الله انسے راضي هوا اور وہ الله سے راضي هوے - یہ الله کي جماعت هے ' اور یقین کرو کہ الله کي جماعت هي فلاح و مراد پانے والي هے -

پس شیخ عبد العزیز کے وجود غربت و فلاکت کے اندر جو هیبت و اجلال پیدا هوگیا تها ' اور جس نے مامون اعظم کو اپني فوجوں کے نکالنے اور تلواروں کے چمکانے پر مجبور کردیا تها ' وہ شیخ عبد العزیز کي هیبت نه تهي جسکو تلوار کي ایک حرکت دو ٹکڑے کردیسکتي تهي ' وہ خدا سے عبد العزیز کي هیبت تهي' وہ حق پرستي اور ایمان بالله کي قهاریت تهي' وہ جرأت ایماني اور سطوت روحاني کا نا ممکن التسخیر اجلال تها - کما قال في المثنوي :

هیبـت حق ست ایں از خلـق نیسـت
هیبـت ایں مرد صاحـب دلـق نیسـت !

فلا تخافوهم و خافون ان كنتم مومنين !

(داخـلـه)

جب تمام ارکان و شرکاء مجلس مناظرہ آچکے' تو شیخ عبد العزیز کي بهي طلبي هوئي - ایک کے بعد ایک متعدد دهلیزیں تهیں جنسے شیخ کو گذرنا پڑا' سلطاني دهلیزوں کے مرحلے کے بعد ایوان هاے خلافت کا ایک سلسله شروع هوا ' جن میں سے هر ایوان ایک پوري شہنشاهي کے ساز و سامان شوکت و ابہت سے معمور تها' اور هر ایوان کے خاتمه پر اسکا پہلا رهنما رخصت هوجاتا اور نیا هاتهه اپنے پیچهے آنے کا اشارہ کرتا تها - اسکے بعد اور بهي بہت سے مرحلے آے جنکي تمام جزئیات شیخ نے لکهي هیں - اور انسے زیادہ خطیب بغدادي وغیرہ مورخین عہد عباسیه کي روایتوں سے واضح هوتي هیں - لیکن سرگذشت کا یہ تمام حصه دولت عباسیه کے جاہ و جلال سلطنت کے کارخانوں سے تعلق رکهتا هے ' مگر هم اس وقت مضطرب هیں کہ مجلس مناظرہ تک جلد سے جلد پہنچیں ' اور انساني حکومتوں کے جاہ و جلال کي جگه ایک داعي حق کے جاہ و جلال خداوندي کا جلوہ دیکهیں -

(صـــاحب الستـــر)

یہاں تک کہ " صاحب الستر " یعنے رئیس حجاب کا ایوان خاص آگیا - عہد عباسیه میں " صاحب الستر " کا عہدہ بالکل ویسا هي تها جیسا آجکل یورپ میں (Lard Chambar Lain) یا ترکي میں " وزیر تشریفات " کا هے - یعني شاهي ملاقات و حضور کا متوسط و وسیله - اسکو " حاجب " بهي کہتے تهے ' اور یہ قصر شاهي کا وہ آخري برزخ هوتا تها جسکے بعد خلیفه کے حضور میں کوئي شخص پہنچ سکتا تها - اسلام نے جب خلیفۂ وقت کیلیے کوئي محل هي نه بنایا تو اسکے دروازے کیلیے دربان کہاں سے آتا ؟ اسلیے خلفاے راشدین کا تمام عہد اس عہدہ سے خالي رها - سب سے پہلے امیر معاویه نے دهلیز شاهي کي بنیاد ڈالي' اور شاهان عجم کي روایتیں سنکر حاجب کا عہدہ اسکے لیے قرار دیا (۱)

حاجب صحن دربار تک لے گیا - صحن کے دونوں جانب کمروں کا ایک سلسله تها' جنمیں مخصوص وزراء و ندماء اذن حضور تک ٹهرتے اور انتظار کرتے تهے - یہاں پہنچکر شیخ سے حاجب نے پوچها :

" آپکو وضو کے تجدید کي خواهش هے ؟ "

شیخ نے کہا " نہیں " حاجب نے کہا :

" تو قبل اسکے کہ آپ امیر المومنین کے حضور میں پہنچیں' دو رکعت نماز نفل پڑهه لیجیے "

شیخ نے نماز پڑهي' اور جب نماز پڑهي تو یہ کہنا غیر ضروري هے کہ کس عالم میں پڑهي' اور اپنے اُس خداوند قدوس کے حضور میں کیونکر کهڑے رهے جسکے کلمۂ حق کیلیے عنقریب ایک انساني شہنشاهي کے حضور میں لجانے والے تهے :

بجرم عشق تو ام مي کشند ' غوغائیست
تو نیز بر سر بام آ کہ خوش تماشائیست

و الله يعلم ما تسرون و ما تعلنون !

(ایـــوان دربـــار)

اب پردہ اُٹها ' اور شیخ نے یکایک دیکها کہ کرۂ ارضي کے موجودہ عہد کا سب سے بڑا شہنشاہ (مامون اعظم) اسکے سامنے هے -

(۱) الاستیعاب میں حافظ ابن عبد البر نے اسکي تصریح کي هے - نیز تمام مورخین اسلام کا اسپر اتفاق هے -

یہ نگاہوں کو خیرہ کردینے والا ایک آفتاب نصف النہار تھا ' جو یکایک ابر کے نقاب سے باہر نکل آیا ' اور ایک غریب الوطن اجنبی کیلیے بہت مشکل تھا کہ پہلی نظر میں اس نظارے سے متأثر نہو - (۱)

تمام خدام و متعلقین دربار کو چونکہ شیخ کے متعلق معلوم تھا کہ یہ شاہی مجرم ہے اور اس نے موجودہ عہد حکومت کا سب سے بڑا گردن زدنی جرم کیا ہے ' اسلیے انہوں نے چاہا کہ مامون کے حضور میں جسقدر سختی اور بے احترامی اسکے ساتھہ کرسکتے ہیں کریں' اور اسے محترم لوگوں کی طرح دربار میں نہ آنے دیں - چنانچہ اس موقعہ کے متعلق شیخ عبد العزیز اپنے رسالہ میں لکھتے ہیں :

فازاح الستـر ' و اخـذ الرجال بیدی و عضدی ' و جعل اقوام ایدیهـم فی ظهـری و علی رقبتی ' و طفقوا یعدون بی ؛ فنظرنی المامون و انا اسمع صوته " خلـوا عنـه " و کثر الضجیج من الحجاب و القـواد بمثل ذالك ' فخلـوا عنی ' و قد دن یتغیر عقلی من شدۃ الجزع و عظیم مـا رایت فی ذالك الصحن من السلاح ' و هو مدء الصحن و کنت قلیل الخبـرۃ بـدار امیـر المومنین ' ما رایتها قبل ذالك و لا دخلتها -

" پردہ ہٹا ' اور خدام بارگاہ نے میرے ہاتھوں اور بازؤں کو پکڑ لیا ' وہ اسطرح مجھہ پر ٹوٹ پڑے کہ انکا ایک ہاتھہ میرے سینے پر تھا اور ایک ہاتھہ کاندھے پر - انہوں نے اسطرح سختی و بے احترامی کے ساتھہ چاہا کہ مجھے اندر لیجائیں - مگر اُسی وقت مامون الرشید کی نگاہیں مجھپر پڑیں اور میں نے اسکی آواز سنی کہ وہ کہہ رہا ہے : " اسے چھوڑ دو " مامون کے کہنے کے ساتھہ ہی اور لوگوں نے بھی اسکی تعمیل میں " چھوڑ دو ' چھوڑ دو " کا غل مچایا ' اور بے شمار آوازیں ایک ساتھہ بلند ہو گئیں - حکم شاہی پاتے ہی خدام و حجاب نے مجھے چھوڑ دیا - لیکن دربار شاہی کے اچانک نظارے ' خدام و حجاب کی اس دارو گیر ' اہالیان دربار کی صداؤں کے ہنگامہ ' اور برہنہ تلواروں اور اسلحۂ جنگ سے بھرے ہوے صحن کی ہولناکی نے میرے ہوش و حواس پر نہایت اثر ڈالا ' اور قریب ہوا کہ شدت ہراس اور ہیبت نظارہ سے میری عقل متغیر ہو جاے - اور میرا حال یہ تھا کہ نہ تو کبھی اِس سے پہلے میں نے محل شاہی کو دیکھا تھا نہ کبھی اسمیں قدم رکھا تھا - میری معلومات بھی امیر المومنین کے دربار کے متعلق بہت تھوڑی تھی " انتھی -

علماء حق کے اس صدق بیان اور راستی فطرۃ کو دیکھو کہ شیخ عبد العزیز کس طرح صاف صاف خود اپنے قلم سے اپنی کمزوری کی سرگذشت لکھہ رہے ہیں جو اس موقعہ میں انسے ظاہر ہوئی ' اور اس دربار میں پہونچکر جسکے جلوں نے قیصر روم کے ایلچی کو اپنے عہد تنزل میں بھی مبہوت و لا یعقل کردیا تھا ' وہ باول نگاہ اپنے ضبط و تمکین کو قائم نہ رکھہ سکے ؟ (۱)

بہر حال شیخ کو حجاب کے جبر و قہر سے نجات ملی ' اور دربار کے دروازہ سے چند قدم آگے بڑھے - وہ لکھتے ہیں کہ مامون الرشید کی آواز برابر میرے کانوں میں آ رہی تھی : " ادخلوہ و قربوہ " اسکو اندر لاؤ اور مجھسے قریب کرو ! چنانچہ وہ بلا تامل آگے بڑھتے گئے - یہاں تک کہ اُنہوں نے اس عہد کی زمین کے سب سے بڑے بادشاہ کو اپنے سامنے دیکھا ' اور بغیر کسی عجز و انحناء کے بآواز بلند کہا : " السلام علیک . یا امیر المومنین و رحمۃ اللہ و برکاتہ " مامون نے جواب دیا : " و علیک السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ " اور ساتھہ ہی ایک لمحہ تک سر سے لیکر پیر تک اُنکو دیکھتا رہا - اُسکے بعد کہا " اور آگے آؤ " شیخ آگے بڑھے ' پھر کہا " آگے آؤ " شیخ اور آگے بڑھے ' تیسری مرتبہ پھر اسی حکم کو دہرایا - شیخ بالکل قریب چلے گئے - صاحب الستر بھی ساتھہ تھا ' اور بتدریج انکو آگے بڑھاتا جاتا تھا - یہاں تک کہ اُن میں اور مامون الرشید میں صرف اتنا فاصلہ رہگیا کہ دو آدمی درمیان میں بیٹھہ سکتے تھے - شیخ اپنی جگہ پاکر بیٹھہ گئے ' مگر ابتک انکے دل میں ہیبت و رعب کے اثرات باقی تھے -

(صاعقۂ حق کی پہلی گرج) -

شیخ جونہی اپنی جگہ پر بیٹھے ' ایک طرف سے صدا آئی :

" اُس کے لیے تو صرف اسقدر کہدینا کافی ہے کہ قبح اللہ وجھک (عربی میں تذلیل و تحقیر کی ایک گالی ہے) خدا کی قسم میں نے اپنی پوری عمر میں کسی شخص کو اسقدر بد صورت نہیں دیکھا "

شیخ لکھتے ہیں کہ میں نے اس آواز کو سنا ' لیکن ابتک میرے دل میں ہیبت و ہراس کا تھوڑا بہت اثر باقی تھا ' اسلیے میں خاموش رہا - حتی کہ کہنے والے کے طرف میں نے نظر اُٹھا کے دیکھا بھی نہیں -

---

(۱) مامون الرشید تخت پر نہیں تھا ' کیونکہ یہ مجلس مناظرہ تھی اور ہارون الرشید سے لیکر مقتدر باللہ تک خلفاء عباسیہ کا یہی قاعدہ رہا کہ علمی مجالس میں ہمیشہ مثل اور شرکاء مجلس کے فرش ہی پر بیٹھتے تھے - البتہ صدر ایوان میں اُنکی جگہ اور مغرق بطلا قالین مخصوص تھا - ڈاکٹر جی - سلیمان (G. Salmon) نے ابوبکر خطیب بغدادی کی تاریخ مدینۃ السلام کا جو ٹکڑہ ایڈٹ کرکے چھاپا ہے ' اسمیں ایک خاص عنوان خلفاے عباسیہ کی مجالس علمیہ کے متعلق بھی ہے - اسمیں تشریح کردی ہے کہ ہارون و مامون جب کبھی کسی مجلس مناظرہ و محادثۂ علمیہ میں یا بیت الحکمۃ میں آتے تھے ' تو عام علماء و حکماء کی طرح خود بھی فرش پر بیٹھتے تھے ' اور مامون کا تو یہ حال تھا کہ بسا اوقات اپنے معتمد علماء کو صدر میں اپنی جگہ دیدیتا تھا !

(۱) المقتدر باللہ عباسی کے زمانے میں قیصر روم نے بعض معاملات کے انجام دینے کیلیے ایک سفیر بھیجا تھا ' جس سے خلیفۂ موصوف نے " قصر حسنی " میں ملاقات کی تھی - اس ملاقات کی تفصیلی حالت خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں درج کی ہے - وہ لکھتے ہیں کہ سفیر دہلیز میں قدم رکھتے ہی بالکل مبہوت ہوگیا - ساز و سامان سلطنت دیکھکر اسکے ہوش و حواس بجا نہ رہے - اس نے حجاب سے کہا کہ کچھہ دیر کیلیے مجھے تنہا چھوڑ دیا جاے تاکہ اپنے ہوش و حواس میں آجاؤں !

اللہ اللہ ! انقلاب زمانہ کی نیرنگیاں ! ایک زمانہ وہ تھا کہ روم کا سفیر ہمارے دربار میں آتا تھا اور ہماری عظمتوں کو دیکھکر بے ہوش ہوجاتا تھا - آج خود ہم غیروں کے ساز و سامان دیکھکر شدت مرعوبیت سے بیعقل و حواس ہوگئے ہیں ' اور انکو طاقت کا ایک دیوتا سمجھکر اللہ کی طرح پوج رہے ہیں - حتی کہ ہیبت و ہراس کے سوا کبھی خوددارانہ احساس کا ایک لمحہ بھی ہمیں میسر نہیں آتا !

آگ تھے ابتداے عشق میں ہم
ہو گئے خاک ' انتہا ہے یہ !

آگ کے شعلے بجھہ جاتے ہیں لیکن راکھہ کی ڈھیر میں چنگاریاں دبی دبائی باقی رہتی ہیں اور ہوا کے ایک جھونکے سے بھڑک اٹھتی ہیں - پھر کیا اس چولہے کی چنگاریاں کبھی بھی نہ بھڑکینگی ؟ کیا طوفان حوادث و تغیرات کا کوئی جھونکا انپر سے نہیں گذریگا ؟ و هوالذی ینزل الغیث من بعد ما قنطوا و هوالولی الحمید !

اسکے بعد مامون الرشید شیخ کی طرف متوجہ ہوا ' اور شیخ کا نام ' خاندان ' ابویت ' جدیت ' قبیلہ ' وطن ' محلہ ' مکہ معظمہ کے بود و باش کے حالات ' اور اس قسم کی اور بہت سی باتیں دریافت کیں ' جنکو ہم نظر انداز کردیتے ہیں - اسکے بعد کہا :

" تمہارا بغداد میں آنا اور جامع رصافہ میں کھڑے ہوکر میرے ایک حکم دینی و شرعی کو توڑنا ' اور خدا کی صفات میں دوسری چیزوں کو شریک کرنا ' اور پھر مناظرہ کی خواہش کرنا ' یہ تمام حالات میں نے سنے ہیں ' اور اسی لیے علماء دار الخلافہ کو میں نے آج مدعو کیا ہے "

شیخ لکھتے ہیں کہ " مامون الرشید کا یہ جملہ کہنا کہ تم نے خدا کی صفات میں دوسری چیزوں کو شریک کیا ' میرے لیے رحمت الہی ہوگیا - مجھپر دربار کی ہیبت کا اثر ابتک باقی تھا ' مگر مسئلۂ خلق قرآن کی نسبت جب یہ قول باطل میں نے سنا تو معـاً دل کے اندر ایک آگ بھڑک اٹھی ' اور دعوۃ حق کی غیرت سے میں معمور ہوگیا - ساری ہیبت و دھشت یکقلم کافور ہوگئی اور میں دوبدو جواب دینے اور امر بالمعروف کا فرض ادا کرنے کیلیے بالکل مستعد ہوگیا "

مامون کے جملے ابھی پورے ختم بھی نہیں ہوے تھے کہ شیخ کی آواز بادل کی گرج اور بجلی کی کڑک کی طرح ایوان دربار میں گونج اٹھی ' تمام اہل دربار اس مبارزت اور بے باکی پر ٹوکتے رہے ' مگر اس نے کسی کی پروا نہ کی ' اور جس طرح ایک معمولی و حقیر انسان سے کوئی خطاب کرتا ہے ' کڑکتی ہوئی آواز میں تقریر شروع کی :

" یا امیر المومنین ! میں ایک فقیر الحال طالب العلم ہوں - اپنے وطن اور خانۂ خدا کے مقدس جوار میں تھا کہ میں نے خلیفۂ وقـت کے مظـالم و جبـر کی درد انگیز سرگذشت سنی - مجھے معلوم ہوا کہ حق مظلوم ہوگیا ہے ' سنت کی روشنی بجھہ گئی ہے ' بدعت کی آندھیاں زور و شور سے چل رہی ہیں ' حق کا کہنا جرم ہوگیا ہے ' اور باطل پرستی کے صلے میں جاہ و عزت کی بخشش ہورہی ہے - جس چیز کا اقرار خدا تعالی نے امۃ مرحومہ سے نہیں کرایا ' جسکی گواہی اسکے رسولوں نے نہیں دی ' جسکا اعلان خلفـاے راشدین نے نہیں کیا جنکی خلافت طریق نبوت پر تھی ' اور جسکے لیے کسی ایک صاحب رسول اللہ کی زبان کو بھی حرکت نہیں ہوئی ' اس چیز کے اقرار کو آج ایک انسان ہر مومن کیلیے شرط قرار دے رہا ہے ' جو ہارون الرشید کے گھر میں پیدا ہوا اور وہ ہادی کا لڑکا تھا - اسنے نہ تو تابعین کو پایا ' نہ اصحاب رسول اللہ کو دیکھا ' نہ عہد نبوت کی برکتوں میں اسکا کوئی حصہ ہے - تاہم وہ شریعت الہی کے اس مخفی راز کو جانتا ہے جسکو تابعین نے نہ جانا اگرچہ دنیا سے مومن گئے ' صحابہ نے نہ جانا ' اگرچہ کفر کی چھینٹ بھی انپر نہ پڑی ' رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و سلم) نے اسکے لیے کچھہ نہ کہا حالانکہ صاحب وحی و رسالت تھے "

شیخ عبد العزیز اب وہ عبد العزیز نہ تھا جسکو عمر بن مسعدہ نے کوتوالی میں اپنے سامنے کھڑا کیا تھا ' اور جو دربار مامونی کے دروازے میں قدم رکھتے ہی اسکی ہیبت و اجلال سے لرز اٹھا تھا - اب وہ ایک دوسری ہی روح حق تھی ' جو دنیا کی تمام جسمانی طاقتوں اور عظمتوں سے ارفع و اعلی ہوکر صرف رب السماوات و الارض کی عبودیت سے فیض یاب جلال و قہاریت تھی ' اور مامون الرشید اگر تمام کرۂ ارضی کی بکھری ہوئی طاقتوں کو جمع کرکے اپنے ساتھہ لے آتا ' جب بھی اسکی صدا کی گرج کی تاب نہیں لاسکتا تھا !

شیخ کے جوش و خروش ' بے باکانہ طرز بیان ' مساویانہ مقابلے اور ہنگامہ ساز آواز کی ہولناکیوں نے اس تمام مجمع کو اسطرح دم بخود کردیا کہ (حسب تصریح شیخ) کسی کو روکنے یا ٹوکنے کا ہوش نہ تھا - حتی کہ جب انہوں نے خود مامون الرشید اعظم کا اس حقارت کے ساتھہ ذکر کیا ' جب بھی نہ ان حجاب و خدام بارگاہ کی تلواروں کو حرکت ہوئی ' جو اسے دھکیلتے ہوے دربار میں لارہے تھے ' اور نہ ان امرا و رؤساء کی زبانیں ہلیں ' جنہوں نے اسکے کم رو چہرے کی حقارت کی تھی ! الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم و لا ہم یحزنون !

شیخ نے اپنی تقریر جاری رکھی :

" آہ ! تم ہوا کا وہ جھونکا ہو جس سے شریعت کی آگ تو نہ روشن ہو سکی مگر اس نے سنت کے چراغوں کو گل کردیا - تم سیلاب خلافت کی وہ رو ہو ' جو بدعات و محدثات کی خس و خاشاک کو تو نہ بہا سکی مگر اس نے حق پرستی کے تناور درختوں کو گرا دیا - تم امارت و سیادت کی وہ تلوار ہو جو بطالن و ناحق کوشی کی فوجوں کو تو نہ قتل کرسکی پر اس نے ارباب حق کے سروں کو اپنی برش و روانی کا تختہ مشق بنایا ! ابتک تمہارا دعوا رسول کی جانشینی کا رہا تھا - مگر اے مامون بن ہارون ! تو اب رسول کی جانشینی ہی کا نہیں بلکہ رسول سے زیادہ حق رسالت کا مدعی ہوگیا ہے - رسول خدا نے امۃ سے اسکا اقرار کبھی نہیں کرایا کہ وہ کلام اللہ کو غیر مخلوق کہیں ' مگر تیرے نزدیک کوئی شخص مسلمان نہیں ہوسکتا جب تک وہ بطلان کے اس کلمہ پر ایمان نہ لاے - تو نے صرف اس جرم پر کہ ارباب حق نے صراط مستقیم سے انحراف نہ کیا جو خدا کے رسول اور اسکے تربیت یافتوں نے انکے آگے کھول دی ہے ' اپنے جبر و جور کی تلوار میان سے کھینچی ' اور انہیں کافروں کی طرح قید خانوں میں قید کردیا - رسول اللہ کی سـنت کے اتباع کیلیے تیرے پاس سزا و عقوبت ہے ' اور بدعت و ضلالت کیلیے پیشوائی و سیادت کی عزت ! خدا کے رسول نے ذمیوں کو امان دی ہے ' مگر تیری خلافت میں مسلمانوں کیلیے امان نہیں ہے - اے مامون ! اللہ سے ڈر ' اسکے عذاب کی پکڑ سے کانپ جسمیں بہت ڈھیل ہے ' مگر جس سے کبھی چھٹکارا نہیں - وہ زمین کے ائمۂ و خلفاء کو تلوار بخشتا ہے تو انسے چھین بھی لیتا ہے - تم سے پہلے دمشق کے ائمۂ جور نے مسلمانوں کا خون مباح کیا ' مگر تمہارے ہاتھوں انکا خون بھی مباح کیا گیا - نہ ہو کہ تمہارا خون بھی کسی کے ہاتھوں مباح کیا جاے - تم انکے تخت کے وارث ہوے ہو ' مگر انکے جور و طغیان کی وراثت نـہ لو "

(اشتـــہار)

اکسیر اعظم یا زندگی کی بہـار

(ایجاد کردہ عالیجناب حکیم حافظ ابو الفضل محمد شمس الدین صاحب).

—○: * :○—

" ایک سریع الاثر اور مجرب مرکـب "

ضعف دماغ و جگر کیلیے یـہ ایک مجرب اور موثر دوا ہے - خصوصا ضعف مثانہ اور اُن مایوس کن امراض کیلیے جنکا سلسلہ بعض اوقات خود کشی تـک مسلسل ہوتا ہے ' ایک بے خطا اور آزمودہ مرکب ہے - صحت کی حالت میں اگر اسے استعمال کیا جاے تو اس سے بہتر اور کوئی شے محافظ قوت نہیں ہوسکتی -

قیمت فی شیشی ۲ - روپیہ محصول ڈاک ۲ - آنہ

المشتہر : منیجر دی یونانی مڈیکل اسٹورس فوارۂ صحت نمبـر ۱/۱۵ رپن اسٹریٹ ڈاکخانہ ویلسلی - کلکتہ

اُسوۂ حسنہ

الحسبـــة فـــي الاســـلام

احتسـاب اور اسـلام

(تربیت یافتگان عہد مقدس نبوت)

(۲)

(احتسـاب محتسب)

اگرچہ فرض احتساب ہر موقع پر ہاتھہ کي قوت ' زبان کي آزادي ' اور قلب کي جرأت کا محتاج ہوتا ہے ' لیکن جب کبھي خود محتسب کے اعمال و افعال کا احتساب کرنا پڑتا ہے تو نسبتاً ہر موقع سے زیادہ ان چیزوں کي ضرورت ہوتي ہے -

اسلام میں منصب خلافت کے اور فرائض کي ساتھہ خلفاء کا ایک فرض احتساب بھي تھا ' اسلیے ہر خلیفہ محتسب بھي ہوتا تھا - اگرچہ خلافت راشدہ کے زمانہ میں بھي خلیفہ کا وجود عام صحابہ سے بالاتر سمجھا جاتا تھا - چنانچہ حضرت عبد اللہ ابن عباس نے حضرت عمر کے خوف و ھیبت سے مدت تک ایک ضروري مسئلہ کے پوچھنے کي جرات نہ کي (۱) لیکن یہ رعب و داب کچھہ جبر و استبداد ' غلبہ و قہر ' ظلم و ستم کا نتیجہ نہ تھا جو انسان کے ھاتھہ میں ھتکڑیاں پہنا دیتا ہے ' منہ میں لگام لگادیتا ہے ' دل کي حرکت کو بند کردیتا ہے ؛ بلکہ اوسکو صرف نور ایمان ' پابندي فرائض ' اور فضـائل اخلاق کے مجموعہ نے پیـدا کیا تھا ' اسلیے خلفاء راشدین کو ہر شخص نہایت آساني کے ساتھہ روک ٹوک سکتا تھا - جب حضرت عمـر نے مہر کے بارے میں سختي کي اور لوگوں کو بیش قرار مہر باندھنے سے روکنا چاھا ' تو ایک عورت نے نہایت آزادی سے کہا : " عمر ! تمکو اسکا حق حاصل نہیں ہے ' خدا نے تو مہر کے بارے میں قنطارا مقنطرہ (روپیہ پیسے کے بہت بڑے ڈھیر) کا لفظ کہا ہے " یہ سنتے ھي حضرت عمر نے اوسکے حسن استدلال اور آزادي اعلان حق کي داد دي اور فرمایا : " مردوں نے غلطي کي ' اور ایک عورت نے صحیح بات کہي " (فتح الباري جلد - ۹ - صفحہ - ۱۷۵)

ایک شخص نے جب ان سے کہا : " اے ابن خطاب ! تم انصاف نہیں کرتے ' اور ھمکو فیاضانہ عطیہ نہیں دیتے " تو وہ اس قدر برھم ھوے کہ اوسپر حملہ کرنا چاھا ' لیکن جب ایک دوسرے شخص نے یہ آیت پڑہ دي :

خذ العفو و امر بالمعروف　　معاف کرنے کا طریقہ اختیار کرو ' نیکي

و اعرض عن الجاھلین !　　کا حکم دو ' اور جاھلوں سے درگذر کرو !

تو دفعتاً ٹھنڈے پڑ گئے (بخاري جزؤ ۹ -)

لیکن یہ روشن زمانہ صرف ۳۰ برس کا زمانہ تھا - اسکے بعد خلافت بنو امیہ قائم ھوئي ' اور ایک حدیث صحیح کي بنا پر " ملک عضوض " کا زمانہ شروع ھو گیا - اب جمہوریت اسلامي فنا ھوگئي ' نظام روحاني اولٹ دیا گیا ' صحابہ کے عہد فضائل کا مجموعہ درھم برھم ھوگیا ' اور ان سب کي جگہ شخصیت و استبداد نے لیلي ' اسلیے اس زمانے میں فرض احتساب کا ادا کرنا درحقیقت لوھے کي اوس زنجیر کي کڑیوں کو توڑنا تھا ' جو ھاتھوں میں ڈالنے کیلیے ڈھالي جا چکي تھي - لیکن جو ھاتھہ حق کي حمایت کیلیے اوٹھتا ہے ' وہ اگر اونکے توڑنے کي طاقت نہیں رکھتا تو کم از کم انکے اندر پھنسنے کي طاقت تو ضرور رکھتا ہے !

اس زمانہ میں عہد نبوت کي جو روشن یادگاریں باقي رہ گئیں تھیں ' اونکا نور ایمان اس عہد ظلمت میں بھي حق کو حق اور باطل کو باطل دکھاتا تھا ' اور وہ جبابرۂ بنو امیہ کو ھمیشہ ٹوکتي رھتي تھیں -

آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم مدة العمر نماز عیدین کیلیے منبر نہیں لے گئے ' اور خطبہ ھمیشہ نماز کے بعد دیتے رہے - خلفاے راشدین کے زمانے تک یہي سنت قائم رھي - لیکن امراے بنو امیہ نے اسکو بدلدینا چاھا ' کیونکہ انھوں نے دیکھا کہ نماز کے بعد لوگ متفرق ھو جاتے ھیں اور انکے خطبوں کے سننے کیلیے کوئي دلچسپي ظاھر نہیں کرتے - پس انھوں نے یہ طریقہ ایجاد کیا کہ نماز سے پہلے خطبہ دیدیا جاے ' اور اسطرح لوگوں کو اپنے خطبوں کے سننے کیلیے مجبور کردیں - لیکن جب پہلے پہل مروان نے اسکي ابتداء کي اور عید کے دن نماز سے پہلے خطبہ کیلیے منبر پر چڑھنے لگا ' تو اسي وقت ایک مسلمان نے اسکا دامن پکڑ کر روکا اور چلا کر کہا : " یہ سنت نبوي کے بالکل مخالف ہے " لوگوں نے اسپر اوسکو چشم نمائي کي ' لیکن حضرت ابو سعید خدري بھي موجود تھے - انھوں نے کہا : " اس شخص نے اپنا فرض اسلامي ادا کیا ہے - آنحضرت نے فرمایا ہے کہ ھاتھہ سے ' زبان سے ' یا کم از کم دل سے ھر برائي کا انکار کرنا چاھیے " (ابن ماجہ صفحہ ۲۱۰ - و شرح منتقي للشوکاني)

ایک مرتبہ مقدام بن معدیکرب ' عمرو بن اسود ' اور قبیلہ بنو اسد کا ایک شخص ' یہ تینوں آدمي امیر معاویہ کے دربار میں حاضر ھوے - امیر معاویہ نے باتوں باتوں میں کہا : " مجھے معلوم ھوا ہے کہ حسن بن علي نے انتقال کیا " مقدام نے " انا للہ و انا الیہ راجعون " پڑھا - اونکے اس اظہار افسوس پر ایک خوشامد پیشہ درباري نے کہا : " کیا آپ اسکو کوئي مصیبت خیال کرتے ھیں ؟ " اونھوں نے کہا " کیوں نہیں ؟ آنحضرت نے اونکو (یعني حضرة حسن ابن علي علیہما السلام کو) اپني گود میں رکھکر فرمایا تھا کہ یہ خاص میرا بیٹا ہے ' پس جگر گوشۂ رسول کي وفات کیوں نہ ھمارے لیے مصیبت ھو ؟ " اسپر قبیلہ بنو اسد کے اوس آدمي نے جو اونکے ساتھہ آیا تھا ' کہا : " وہ ایک شرارہ تھے جسکو خدا نے بجھا دیا " مقدام یہ سخت گستاخانہ فقرہ سنکر آگ بگولا ھوگئے اور جوش میں آکر بے باکانہ بول اٹھے : " میں جب تک تمکو کوئي سخت بات اسي جگہہ نہ سناؤنگا یہاں سے نہ ٹلونگا " پھر امیر معاویہ کي طرف مخاطب ھوکر کہا : " میں کچھہ کہنا چاھتا ھوں ' اگر وہ حق ھو تو تم تصدیق کرنا - حق نہ ھو تو جھٹلا دینا " امیر معاویہ نے اجازت دي - اونھوں نے کہا : " میں تمھیں خدا کي قسم دلاکر پوچھتا ھوں کہ کیا آنحضرت نے سونے کے زیور پہننے کي ممانعت نہیں کي ؟ " معاویہ نے کہا " ھاں " اونھوں نے پوچھا : " میں تم سے خدا کي قسم دلاکر پوچھتا ھوں کہ کیا آنحضرت نے حریر کے پہننے سے منع نہیں فرمایا ؟ " کہا " ھاں " پھر انھوں نے سوال کیا : " میں تمھیں خدا کي قسم دلاکر پوچھتا ھوں کہ آنحضرت نے جانوروں کي کھال کے فرش سے منع نہیں فرمایا ؟ " امیر معاویہ کو کہنا پڑا " ھاں " -

اب اونھوں نے اس اقرار و تصدیق کے بعد کہا : " خدا کي قسم ' میں تمھارے محل میں یہ تمام چیزیں دیکھہ رھا ھوں ! "

امیر معاویہ کي سیاست یہ تھي کہ مال و دولت کے چھینٹوں سے گرم دلوں کو ٹھنڈا کیا کرتا تھا - مسلمانوں کو طمع مال کي راہ سب سے پہلے اسي نے دکھلائي - چنانچہ اس موقع پر بھي یہي اصول کام میں لایا گیا - اس نے حکم دیا کہ مقدام کو فوراً انعام و اکرام سے مالا مال

(۱) یعني مسئلۂ ایلاؤ تخییر

کردیا جاے - لیکن مقدام نے جو کچھه پایا ' اُسي وقت فقرا کو تقسیم کردیا - (ابو داؤد - کتاب اللباس)

صحابه کرام کے حالات میں اس قسم کي آزادي حق و امر بالمعروف کي مثالیں اس کثرت سے ملسکتي هیں که دنیا کي پوري تاریخ اخلاق و فضائل اسکي نظیر پیش کرنے سے عاجز هے - لیکن اس سلسلۂ مضامین کا ماخذ صرف احادیث کي کتابیں هیں ' اور کتب حدیث میں سے بھي صرف معتمد ترین ذخیرہ حدیث یعني صحاح سته ' پس جسقدر حصه عام تاریخ کے ذخیرہ سے تعلق رکھتا هے ' اسکو نظر انداز کردیتے هیں -

(احتســاب کا اثــر و نفـــوذ)

شریر روحوں اور ناپاک هستیوں نے هر زمانه میں خدا کے نیک بندوں کو قوت کے صحیح استعمال سے روکا هے - فرعون نے اسي لیے حضرت موسی علیه السلام کو ارض مصر سے نکال دیا تھا ' قریش اور رؤساء یہود کي سازشیں مسلمانوں کے استیصال قوت هي کیلیے قائم هوئي تھیں - منافقین نے اسي غرض سے مسجد ضرار کو مسلمانوں کي تفریق کا آله بنایا تھا -

لیکن قوت هي کا صحیح استعمال اخلاق کا سنگ بنیاد هے ' اور اوسي نے نظام عالم کو قائم رکھا هے - اگر آفتاب اپني پوري طاقت کے ساتھه زمین میں حرارت نه پہونچاتا ' اگر ابر اپني پوري طاقت کے ساتھه اوس میں رطوبت نه پیدا کرتا ' اگر کرۂ هوا کي پوري طاقت اوس میں عمل نه کرتي ' تو زمین کي گود میں ایک سبز پته ' ایک رنگین ورق گل ' ایک دانۂ غله بھي نظر نه آتا !

لیکن خدا کي رحمت کبھي کبھي چھپے هوے چشموں کي سوتوں کو کھول دیتي هے ' برف سے ڈھکے هوے پاني میں رواني پیدا هوجاتي هے ' وہ اوبل اوبل کر اور بہه بہه کر دنیا کو سیراب کردیتي هیں -

اسي رحمت الہي نے عہد نبوت و عہد صحابه میں قوت الاهیه کو پوري آزادي و وسعت دیدي تھي ' اسلیے اوسکے استعمال صحیح کے نتائج صحابه کرام کي هر شعبۂ زندگي میں کامل و اکمل نظر آتے هیں -

احتساب کا سب سے زیادہ عظیم الشان اثر یه هے که وہ انسان میں حق کے قبول کرنے ' اُسکي جستجو میں سرگرداں رهنے ' اور اُسپر عمل پذیر هونے کا مادہ پیدا کردے - عہد نبوت و عہد صحابه میں احتساب کے یه آثار قائمه هر جگهه نمایاں نظر آتے هیں - اوپر گذرچکا هے که حضرت عمر کو مہر کے معامله میں جب ایک عورت نے ٹوکا تو اُنھوں نے کس صداقت کے ساتھه اپني غلطي کا اعتراف کرلیا - ایک بے ادبي یا ایک الزام پر جب اُنھوں نے ایک شخص پر حمله کرنا چاها ' تو قرآن مجید کي ایک آیت نے انکا هاتھه پکڑ لیا - یه کوئي مخصوص موقع هي نه تھا ' بلکه قرآن حکیم کے احتساب نے اُن میں اسکا عام مادہ پیدا کردیا تھا - چنانچه امام بخاري نے اسي حدیث میں اُنکي خصوصیت احتساب کي تصریح بھي کردي هے : کان وقافا عند حدود الله ! یعني وہ منا هي قرآن سے آگے کبھي تجاوز نہیں کر سکتے تھے !

حق کي جستجو کا شوق هر صحابي کے دل کو قوت احتساب کي رهنمائي کا منتظر رکھتا تھا - ایک مرتبه حضرة انس بن مالک مدینه میں آے - لوگوں نے اتباع سنت کے شوق میں اُن سے پوچھنا شروع کیا که همارا کوئي فعل آنحضرت کے افعال و اقوال کے خلاف تو نہیں هے ؟ اُنھوں نے کہا : " بس میں اتنا فرق پاتا هوں که تم لوگ نماز میں صف سیدھي نہیں رکھتے " (بخاري جزء - ۱)

آنحضرت نے عہد صحابه کو خیر القرون کہا هے ' لیکن اگر اس مبارک زمانے کي تمام خصوصیات کي تحلیل کي جاے ' تو ان میں سب سے زیادہ نمایاں جزو عمل وهي هوگا ' جسکے نظام کو صرف احتساب هي نے قائم کیا تھا - آنحضرت نے جس بنا پر عہد نبوت کو خیر القرون یعني بہترین عہد فرمایا هے ' اُسکي خود هي تصریح بھي کردي هے :

ثم ان بعدکم قوما یشهدون	پھر تمھارے بعد ایک ایسي قوم
ولا یستشهدون و یخونون	پیدا هوگي ' جو گواهي دیگي مگر
و لا یؤتمنون و ینذرون	حق کي گواهي دینے کي اسمیں
و لا یوفون (بخاري جزء ٥)	کوئي طلب نهوگي ' وہ خیانت کریگي '

اُسمیں امانت نهوگي ' اور نذر مانیگي تو اوسکو پورا نه کریگي -

اس سے معلوم هوا که جن فسادات کو خیر القرون کے بعد کي قوموں میں بیان کیا هے ' انکا نهونا هي خیر القرون کي اصلي خصوصیت هے - لیکن اس خصوصیت کو صرف احتساب هي کے اثر نے قائم رکھا تھا - صحابه کے بعد جو زمانه پیدا هونے والا تھا ' وہ تابعین کا زمانه تھا - لیکن اس مبارک زمانے کو بھي صرف قوت احتساب هي نے پیدا کیا - چنانچه صحابه کي نسل خود شہادت دیتي هے :

کانوا یضربونا علی الشهادة	صحابه همکو بیجا شہادت دینے اور
و العهد و نحن صغــار	معاهدہ کرنے پر بچپن هي میں سزا
(بخاري - جزء ٥)	دیتے تھے ' تاکه اسکي عادت نه پڑے -

صحابه کے بچے جس طرح برائیوں سے روکے جاتے تھے ' اوسي طرح اون سے نیکي پر عمل بھي کرایا جاتا تھا - ایک مرتبه صبح کو آنحضرة نے اعلان کرادیا که جو لوگ عاشورے کا روزہ رکھه چکے هیں اونکو روزہ پورا کرنا چاهیے ' اور جو لوگ افطار کر چکے هیں ' وہ بھي بقیه دن روزہ رکھیں - اس اعلان کے بعد صحابه نے اسپر اس شدت کے ساتھه عمل کیا که خود بھي روزہ رکھتے تھے اور اپنے بچوں سے بھي روزہ رکھواتے تھے ! جب کوئي بچه بھوک کي شدت سے روتا تھا تو بہلانے کیلیے اس کے کھلونے اوسکے هاتھه میں دیدیتے تھے - **(مسلم جلد ۱ - صفحه ۴۲۳)**

عہد نبوت میں عدل و انصاف کے معیار کو صحابه کي اسي تربیت پذیري نے بلند تر کردیا تھا - ایک مرتبه آنحضرت نے فرمایا " اگر کوئي عامل ایک دھاگا بھي اپنے پاس چھپا رکھے گا تو یه اوسکي خیانت میں محسوب هوگا ' اور قیامت میں اسکو نمایاں کیا جائیگا " ایک صحابي پر جو کسي مقام کے حاکم تھے ' اسکا اسقدر اثر هوا که فوراً آنحضرة کي خدمت میں حاضر هوے اور عرض کیا " یا رسول الله ! مجھے اس خدمت سے معاف رکھیے " آپنے وجه پوچھي تو اونھوں نے آپ کي اس وعید شدید کا حواله دیا اور کہا : " اسکے خوف سے میرا دل کانپ اوٹھا هے ! "

آہ ' اُن مسلمانوں کو آج کہاں ڈھونڈھیں جنکي صرف یہي خصوصیت نہیں تھي که :

کنتم خیر امة اخرجت للناس	تمھارا ظهور ایک بہترین امت کي
تــا مـــرون بالمعـــروف	حیثیت سے هوا هے ' جو نیکي کا
و تنهـــون عـــن المنـــکر	حکم دیتي اور برائیوں سے روکتي هے -

بلکه ساتھه هي یه خصوصیت بھي تھي :

ما آتاکم الرسول فخذوہ	**پیغمبر خدا تم کو جس چیز کا حکم دیں '**
و ما نهکم عنــه فانتهوا	**اوسکو قبول کرلو ' اور جس چیز سے روکیں '**
و اتقوا الله ان الله شدید	**اوس سے رک جاو ! خدا سے ڈرو ' خدا**
العقــاب - (حشر ۷)	**سخت عذاب دینے والا هے -**

خدا کا رسول حکم دیتا تھا ' وہ قبول کرتے تھے - رسول روکتا تھا ' وہ رک جاتے تھے - وہ بیج ڈالتا تھا ' انھوں نے اپني زمین قلب کو اسکے لیے صالح بنادیا تھا - وہ سراسر حسن تھا ؛ یه سراسر عشق تھے !

قوت فاعله اور قوت منفعله کا یہي امتزاج روحاني تھا جس نے صحابه کے روشن زمانے کو پیدا کیا ' اور اب انھي دونوں قوتوں کے فقدان نے دنیا کو گمراهي میں مبتلا کردیا هے - نه دعوة حق کیلیے همارے علماء میں فعل هے - نه عام افراد امت میں انفعال و تاثر !!

(ایک ضروري نکته)

ایک نادان ملحد کہه اُٹھتا هے که شریعت اور فلسفه اخلاق ' دونوں کا ایک هي مقصد هے ' لیکن وہ نہیں دیکھتا که انبیاء اور حکماء

کي زندگي ميں کسقدر فرق عظيم و تبائن کلي هے ؟ علمي حيثيت سے حکماء صرف اصول و کليات قائم کر سکتے هيں - اونکے جزئيات کا احاطه اونکے دسترس سے باهر هے - عملي طهارت کے لحاظ سے ديکها جاے تو وه کوئي چيز نهيں - ليکن انبياء کرام ميں پهلي چيز عملي نمونه کي روح القدس هے' اور چونکه انکا کام فلسفه نهيں بلکه انساني زندگي کي سعادت هے' اسليے وه زياده تر جزئيات هي پر نظر ڈالتے هيں - اونکو کليات سے بهت زياده بحث نهيں هوتي - وه پاک انسان بنا ليے آتے هيں ' فلسفه کي نظريات وضع کرنے نهيں آتے -

حکماء اور انبياء ميں سب سے بڑا فرق يه هے که انبياء خود عمل کرتے هيں' اور دوسروں سے عمل کراتے هيں' ليکن حکماء کي پوري جماعت کا يه حال رها هے که انهوں نے عمل کے دائره ميں قدم بهي نهيں رکها ' اور کسي عملي گروه کے پيدا کرنے کا شرف تو کسي حکيم کو حاصل نهيں - پس نبوت کي حقيقت دو جزو سے مرکب هے' علم اور عمل - خدا نے انهي دونوں اجزاء سے نبوت کي تحديد کي :

يتلـــو عليهـــم آيتـه	وه پيغمبر اون پر خدا کي آيات کي تلاوت
و يزکيهم' و يعلمهم الکتب	کرتا هے' اونکے اخلاق کا تزکيه کرتا هے ' اور
و الحکمـــة -	اونکو کتاب و حکمت کي باتيں سکهاتا هے-

آنحضرت صلی الله عليه وسلم کے سلسلهٔ احتساب ميں هم نے جن اعمال جزئيه کا حواله ديا هے ' اون سے يه حقيقت اچهي طرح واضح هو جاتي هے - ان جزئيات سے ثابت هوتا هے که آپ کي نگاه کس طرح صحابه کي ايک ايک ادا پر پڑتي تهي ' اور آپ کس طرح اون پر گرفت کرتے رهتے تهے' اور اس پيغمبرانه دارو گير نے کس درجه صحيح نظام عمل و نمونهٔ اخلاق حسنه قائم کرديا تها ؟

حکماء کے حالات ميں مبسوط کتابيں لکهي جا چکي هيں ' ليکن تمام دنيا کے حکماء کي مجموعي تاريخ بهي اس قسم کا عملي نظام نه قائم کرسکي ' اور نه کسي حکيم نے فرض احتساب ادا کرنے کيليے اپنے آپ کو خطرے ميں ڈالا -

(رافت و رحمت)

خدا نے آنحضرت کي سب سے زياده نماياں خصوصيت يه بتائي هے :

بالمومنين رؤف رحيم-	وه مسلمانوں پر نهايت شفقت '
	بے غرضانه محبت' اور کمال لطف و مهر رکهتے هيں !

آپ کے سلسلهٔ احتساب ميں هم نے جن واقعات کو جمع کرديا هے ' اون سے حرف بحرف اسکي تصديق هوتي هے - ان واقعات سے ظاهر هوتا هے که فرض احتساب آپ کا روزانه معمول تها - آپ ايک جزئي سے جزئي بات پر بهي روک ٹوک کرتے تهے - تاهم آپ نے کسي موقع پر بهي بلا ضرورت سختي و خشونت کا اظهار نهيں کيا ' بلکه اکثر مواقع ايسے پيش آے جهاں زبان سے ايک حرف بهي نهيں نکالا ' کسي فعل پر اظهار ناراضي کرنا هوا تو سلام کا جواب نهيں ديا ' کهيں منه پهير ليا ' کهيں کوئي آيت پڑه دي' کهيں کوئي پر اثر جمله فرماديا- يهي رفق و ملاطفت تهي' جسکي کشش تمام دنيا کو آپ کي طرف کهينچ لاتي تهي' اور اسي نے صحابه کے عمل کو يکسر سنوار ديا تها - اور اسي بنا پر خدا نے بهي فرمايا :

اســـلام اور تــربيت عسكــرى

ايک ابتـدائي اور ســرسري مطالعه

هم نے گذشته نمبر ميں " تربيت عسکري " کے عنوان سے ايک سلسلهٔ بحث شروع کيا تها - اراده تها که پهلے قصص بنو اسرائيل پر نظر ڈالکر پهر اسلام کي تربيت عسکري پر متوجه هونگے' اور دونوں کا باهم ارتقائي تعلق و ربط واضح کرنے کي کوشش کرينگے - ليکن سلسلهٔ تاريخ بنو اسرائيل ميں قرآن حکيم کي تصريحات و اشارات اسقدر وسيع هيں که رسائل و جرائد کے مقالات ميں انکو سميٹنا بهت مشکل هے - حضرة موسى على نبينا و عليه السلام کي زندگي اور اعمال اجتماعيه کے بعد بهي بنو اسرائيل کي تاريخ خلافة و وراثت ارضي کا بهت بڑا سلسله باقي رهجاتا هے ' اور علی الخصوص قصه طالوت و جالوت اور عهد حضرت سليمان عليه السلام کے اشارات اسقدر اهم و ضروري هيں که کسي طرح نظر انداز نهيں کيا جاسکتے -

ليکن بالفعل هم اس صحبت کو اس هفته ملتوي رکهتے هيں که فرصت تحرير نهيں ' اور اسکي جگه اسلام کے نظام عمل عسکري پر ايک سرسري نظر ڈالنا چاهتے هيں - يه ٹکڑه پهلے سے لکها هوا بلکه کمپوز کيا هوا موجود هے - اسکي اشاعت ميں همارے ليے بهت آسانياں هيں -

(پهلے کالم کا بقيه مضمون)

لو کنت فظا غليظ القلب	اگر تم اکهڑ اور سخت طبع هوتے تو
لانفضـــوا من حولـك	لوگ تمهارے پاس سے بهاگتے -

(احتساب اور وحدت قوميت)

ان واقعات سے ثابت هوتا هے که تنازع و اختلاف کے زمانے ميں فرض احتساب ادا نهيں کيا جاسکتا - خدا نے احتساب کي علت اوس ولايت عامه يعني نيکي کے رشته کي برادري و رفاقت کے حق کو قرار ديا هے ' جو ايک مسلمان کو دوسرے مسلمان پر حاصل هے اور جس نے تمام فرزندان اسلام کو ايک زنجير اتحاد ميں منسلک کرديا هے :

والمومنون والمومنات بعضهم	مسلمان مرد اور مسلمان عورتيں
اولياء بعض' يامرون بالمعروف	ايک دوسرے کي دوست اور
و ينهــــون عن المنکـــر	مددگار هيں ' نيکي کا حکم ديتے
	هيں اور برائي سے روکتے هيں -

ليکن اختلاف اور تفرقه کے زمانے ميں يه حق ولايت زايل هوجاتا هے - هر شخص ايک دوسرے کا دشمن بن جاتا هے ' ايک جماعت اور مذهب کي جگه بيسيوں جماعتيں بن جاتي هيں اور ايک دوسرے کو درندوں کي طرح چيرتي پهاڑتي هيں - اسليے نه کوئي کسيکو روکتا هے اور نه کوئي کسيکي سنتا هے - يهي وجه هے که حضرت عثمان کے زمانه خلافت ميں احتساب کي مثاليں پيشتر کي نسبت کم ملتي هيں' کيونکه اختلاف کي بنياد پڑ چکي تهي -

اسلام کي تربيت عسکري کا عنوان نہايت اهم اور بيحد وسيع هے - سب سے پہلے قرآن حکيم کي وہ تصريحات سامنے آتي هيں جن ميں مسلمانوں کے قومي خصائص واضح کيے گئے هيں' اور اُن ميں هر خصوصيت کے اندر عسکري تربيت کي ايک حقيقت اعلى موجود هے - اسکے بعد اقوال و اعمال نبوت هيں - آنحضرت صلی الله عليه و سلم کي زندگي' اُنکا اسوهٔ حسنه' اُنکے اعمال طيبه ' تمام ايام و واقعات مقدسهٔ جهاد في سبيل الله کے واردات و حالات ' ان سب چيزوں کو سامنے لانا اور ان ميں نظم و ترتيب پيدا کرنا اس مبحث کيليے ضروري هے -

ليکن ان چيزوں کو بهي هم آينده کسي مطمئن صحبت کيليے اٹها رکهتے هيں' اور آج صرف ايک عام اور سرسري نظرڈالکر نظام اسلامي اور نظام موسوي کے باهمي تعلق و ربط کي کڑي ڈهونڈهتے هيں-

(دعوة اسلامي)

حقوق الله و حقوق العباد کي جو عادلانه تقسيم خدا نے کردي هے' اسکو عدل و حقيقت کے ساتهه قائم رکهنا ايک مکمل مذهب کا اصلي فرض هے - انسان نے ابتداء هي سے ان حقوق ميں دست اندازي شروع کي ' اور جسقدر اوس نے حقوق الله کو پامال کيا ' اوسي قدر حقوق العباد بهي پامال هوتے گئے - حضرت ابراهيم عليه السلام کے زمانے ميں حقوق الله کي بربادي اپنے انتہائي درجے تک پہونچ گئي تهي ' اور انسان نے علانيه خدائي کي صفتوں کا دعوى کرديا تها :

الـم تر الى الذي حاج ابراهيم في ربه ان اتـه اللـه الملك ' اذ قـال ابراهيم ربي الذي يحي و يميت - قال انـا احي و اميت (٢ : ٢٦٠)	کيا تم اوس شخص کو نہيں ديکهتے جس نے ابراهيم سے اوسکے خدا کے بارے ميں اس غرور کي بنا پرحجت کي' که خدا نے اسکو بادشاه بنا ديا تها ؟ جب ابراهيم نے کہا که ميرا خدا وہ هے جو زنده کرتا هے اور مار ڈالتا هے ' تو

اوس سرکش نے کہا که مجهه ميں بهي يه طاقت موجود هے که زنده کرتا هوں اور مارتا هوں -

ليکن خدا تعالى نے اپنے حقوق کي محافظت کيليے کبهي زمين پر انسان کا خون نہيں بہايا ' صرف انسان کے ظلم هي نے زمين کو خون سے رنگين کيا هے ' اور يه دهبا اُسکے دامن پر اوسوقت سے لگا هے' جب ايک بهائي (قابيل) نے دوسرے بهائي (هابيل) پر تلوار اُٹهائي هے - يهي وجه هے که احاديث ميں تمام دنيا کي خونريزيوں کا ذمه دار قابيل هي کو قرار ديا گيا - حضرت موسى عليه السلام کے زمانے تک حقوق الله بالکل مٹ گئے تهے ' اور شيطان انسان کے اندر سے صاف صاف بول رها تها :

و قال فـرعون يا ايها الملاء ما علمت لکم من اله غيري (٢٨ : ٣٨)	اور فرعون نے اپنے ارکان سلطنت سے کہا : ميں اپنے سوا نہيں جانتا که تمہارا اور بهي کوئي خدا هے -

وہ اگر اسي دعوي پر قانع رهتا' تو ممکن تها که خدا کا غصه اُوس سے چشم پوشي کرتا ' اور اُسکے سر پر خدا کي تلوار نه چمکتي' جيسا که حضرت ابراهيم عليه السلام کے زمانے تک دنيا پر خدا کا ابر کرم محيط رها - ليکن اُوس نے اس حد سے بهي ترقي کي ' اور حقوق العباد کي حدود ميں ظلم و جبر کا قدم رکها - اس نقطے پر پہونچکر هميشه خدا کي تلوار ميان سے نکل آئي هے ' اور دنيا کو خون کے دريا ميں تيرنا پڑا هے - چنانچه خدا نے اپنے حقوق سے تو چشم پوشي کرلي' ليکن وہ حقوق العباد کي پامالي کو نہيں ديکهه سکتا تها ' اسليے حضرت موسى عليه السلام کو اُسکي حفاظت کيليے فرعون کے پاس بهيجا :

اذهب الى فرعون انه طغى (٢٠ : ٢٦)	اے موسى ! فرعون کي طرف جاو کيونکه وہ نہايت ظالم و سر کش هوگيا هے ' يعني خدا کے بندوں پر نہايت ظلم کرتا هے -

يه پہلا دن تها که خدا کے ايک صالح بندے نے بسط عدل ' قيام امن ' حمايت حق کيليے هاتهه ميں تلوار لي' اور اُسي دن سے تربيت عسکري کي مذهبي روح نے دنيا ميں ظهور کيا -

اسلام دين الہي کي آخرين تکميل تهی' پس وہ حقوق الله اور حقوق العباد ' دونوں کي حفاظت کا تنہا ذمه دار تها - ايک طرف تو وہ اُن بتوں کو چور چور کرنا چاهتا تها جنهوں نے خدا کي جبروت و قدوسيت کا اپنے آپ کو شريک بنا ليا تها - دوسري طرف وہ ان تمام بيڑيوں سے انسانيت کو کامل نجات بخشنا چاهتا تها جو طرح طرح کي سياسي ' مذهبي ' اخلاقي ' معاشرتي ' اور ذهني غلاميوں کي اسکے پاؤں ميں ڈالدي گئي تهيں' اور جنکي وجه سے تمام کرهٔ ارضي حقوق العباد کے غصب و هلاکت کا ايک جہنم کده بن گيا تها !

پس تـکميل دين الہي يعني حقوق الله و حقوق العباد کي کامل محافظت کيليے اسلام نے تمام انبياء کرام ميں صرف انهي دو اولو العـزم پيغمبروں کے اسوہ حسنه کو اپني امت کيليے نصب العين قرار ديا - چنانچه حقوق الله کي حفاظت کيليے اُوس نے حضرت ابراهيم عليه السلام کے نقش قدم کي پيروي کي تعليم دي :

قد کانت لکم اسوة حسنة في ابراهيم والذين معه-	تمهارے ليے ابراهيم اور اسکے ساتهيوں کي ذات ميں پيروي و اتباع کيليے بهترين نمونه رکها گيا هے -

اسلام نے کامل دس سال تک هر قسم کي جسماني تکليفيں برداشت کيں' هر قسم کي دنيوي ذلتيں سہيں' هر قسم کے مصائب کا مقابله کيا ' ليکن کفار کے ساتهه کسي قسم کي سختي نہيں کي' اور اونکو نہايت نرمي و محبت کے ساتهه توحيد کي دعوت ديتا رها - اسطرح جب اوس نے مسلمانوں کو اسوهٔ ابراهيمي کا خوگر بنا ليا ' اور اسيکے ساتهه ساتهه فوجي تعليم کي سب سے بڑي عملي مشق يعني صبر و تحمل اور عزم و استقلال کي تکميل هوگئي ' تو پهر حقوق العباد کي محافظت کيليے اسوهٔ موسوي کے اتباع کي بهي تعليم دي ' اور وحي الہي نے دعوة موسوي اور دعوة محمدي کي اس مشابهت کو نماياں کيا :

انـا ارسلنا اليکم رسـولاً شاهـــداً عليکـــم کمـا ارسلنا الى فرعون رسولا - (١٥ : ٧٣)	هم نے تمهارے پاس اپنا ايک پيغمبر بهيجا جو حق و عدالت کي شهادت ديتا هے' جس طرح فرعون کي جانب اپنا ايک پيغمبر بهيجا تها -

يهيں سے عملاً اسلام کي فوجي زندگى شروع هوتي هے - حق و صداقت کا جو وعظ وہ آج تـک صرف زبان سے سناتا تها' اب اُسميں زبان تيغ کو بهي شريک بنا ليا گيا -

ليکن اسلام کے تمام اعمال و عبادات پر غور کرنے سے معلوم هوجاتا هے که يه محض کوئي فوري تغير نه تها جو انصار مدينه کي اعانت يا کفار مکه کے دست ظلم کي رهائي سے وقوع ميں آيا هو - بلکه اسليے که اسلام کا حقيقي دستور العمل صرف جهاد تها' اور وہ اب مسلمانوں کے نظام عمل کے رگ رگ ميں سرايت کرگيا تها - فرائض اسلام کي ابتداء نماز سے هوتي هے اور وہ تمام تر فوجي قالب ميں ڈهالي گئي هے ' نماز کے تمام ارکان مجاهدين حق کے اعمال هي کي تصوير هيں :

کان النبي صلعم و جيوشه اذ علوا الثنايا کبروا واذا هبطوا سبحوا' فـوضعت الصلـوة على ذالـک (ابو داود ج-١ ص-٣٤٩ کتاب الجهاد)	آنحضرت اور مجاهدين کي فوجيں جب پہاڑيوں کے اوپر چڑهتي تهيں تو تکبير کا غلغله بلند کرتي تهيں' اور جب اوپر سے نيچے کي طرف اُترتي تهيں تو سبحان الله کا نعره مارتي تهيں- پس نماز ميں بهي قيـام و قعود ' رکوع و سجود' اور تکبير و تسبيح کو اُسي قالب ميں ڈهالا گيا -

فوج کو میدان کارزار میں بھوک پیاس کی جو تکلیفیں برداشت کرنی پڑتی ہیں' روزہ کے ذریعے مسلمانوں کو اسکا خوگر بنایا گیا -

اقسام جہاد کی وسعت نے جہاد بالمال کی ایک خاص قسم پیدا کردی تھی' یعنی کلمۂ حق کیلیے جان کے ساتھ مال کو بھی لٹانا - زکوۃ و صدقہ کے ذریعہ اسلام نے اسکا باضابطہ نظام قائم کردیا - حج اسلام کے تمام اعمال کا مجموعہ ہے' اور اس میں ایک اہم ترین جزو جہاد کا بھی ہے - فوجی زندگی کیلیے سفر ہے' شدائد سفر ہیں' عزیزوں اور قریبوں سے جدائی ہے' صرف ایک ہی وردی پر قناعت کرنی ہے' اور ایک ہی میدان میں سب کو جمع ہوکر اپنے مقصود وحید کو ڈھونڈھنا ہے - تفصیل کا موقعہ نہیں' مگر حج کے اندر فوجی زندگی کی یہ تمام تعلیمیں موجود ہیں -

ان تمام عبادات کے ادا کرنے کیلیے جو شرائط اور پابندیاں فرض کی گئی ہیں' انکے متعلق اسلام کو مذاہب پر یہ فضیلت حاصل ہے کہ اس نے مذہب کی تمام پابندیوں کو نہایت آسان کردیا ہے - حالت سفر و مجبوری میں انسان صرف تیمم کرکے نماز پڑھ سکتا ہے - تعداد رکعات کے لحاظ سے نماز کی صرف دو رکعتیں کافی ہیں' سفر میں روزہ رکھنا ضروری نہیں -

لیکن خدا نے ان آسانیوں کو عیش و نعم کا ذریعہ نہیں بنایا ہے جیسا کہ ہوا پرست امراء سمجھتے ہیں' بلکہ ان کا مقصود صرف اس عظیم الشان فرض کو آسان کردینا تھا جسکا نام جہاد ہے - چنانچہ آیت تیمم ایک سفر جہاد ہی میں نازل ہوئی' اور قصر نماز اور افطار رمضان کا حکم اگرچہ اب ہر سفر کو شامل ہوگیا ہے' لیکن آنحضرت اور صحابہ کے سفر کا مقصد صرف جہاد ہی ہوتا تھا - اس بنا پر جو مسلمان کامل طور پر فرائض و عبادات کا پابند ہے' وہی مسلم ہے - اور جو مسلم ہے' وہ لازمی طور پر مجاہد فی سبیل اللہ اور فوج حق کا سپاہی ہوگا -

پس ایک ایسی قلیل جماعت نے جسکو روز اول ہی سے فوجی تعلیم دیگئی ہو' جسکا مجموعۂ عبادت تربیت عسکری کا بہترین مظہر ہو' جس نے کامل دس سال تک صبر و استقلال' عزم و ثبات' اور جفا کشی کی پوری مشق حاصل کرلی ہو' اگر بدر و حنین میں کفار کی صفیں الٹ دیں' خیبر کے قلعوں کو چور چور کردیا' اور قیصر و کسری کو جاکر پامال کر آئی' تو کوئی تعجب انگیز امر نہیں -

البتہ دنیا نے ہمیشہ فوج کی حقیقت کے سمجھنے میں غلطی کی ہے - اسلام کا سب سے بڑا فوجی کارنامہ یہ ہے کہ اس نے اسی عالمگیر غلطی کا پردہ چاک چاک کردیا - ایک مدت تک دنیا نے فوج کا مفہوم صرف اسی قدر سمجھا تھا کہ فوج بہت بڑی تعداد کے مجموعہ کا نام ہے اور اسکی طاقت صرف تعداد اور آلات ہی سے عبارت ہے' آج بھی جبکہ فوجی نظام اپنے انتہائی درجہ کو پہونچ گیا ہے' کثرت کو ہمیشہ قلت کے مقابلے میں ترجیح دی جاتی ہے' اور فتح و ظفر کی امیدیں اسی فوج کے ساتھ وابستہ رہتی ہیں' جو وسیع رقبہ زمین کے ساتھ وسیع اعداد و شمار پر بھی قابض ہو -

اسکے بعد اس نظام میں کسی قدر ترقی ہوئی' اور جسمانی صحت و تندرستی اور عصبی طاقت کا بھی اضافہ کیا گیا -

چنانچہ عام طور پر فوجی قابلیت پیدا کرنے کیلیے اسپارٹا میں ایک قانون نافذ کیا گیا تھا' جسکا منشا یہ تھا کہ جو بچے نطرتاً ضعیف اور کمزور پیدا ہوں' انکو ہلاک کردینا چاہیے - اسپارٹا میں اس قانون پر عمل کیا گیا' اور چند ہی دنوں میں اس کی سر زمین نے اپنی آغوش کو قوی ہیکل نوجوانوں سے بھر لیا -

لیکن درحقیقت فوجی نظام کی یہ ترکیب ایک فلسفیانہ غلطی پر مبنی تھی' یہ نظام اس اصول پر مبنی تھا کہ فوج صرف اپنی جسمانی طاقت ہی سے لڑتی ہے' اور جسمانی طاقت کے جمع کرنے کے صرف دو ہی طریقے ہوسکتے ہیں - ایک طریقہ یہ ہے کہ غیر محدود ذروں کی ترکیب سے میدان جنگ میں طاقت کا ایک عظیم الشان پہاڑ کھڑا کردیا جاے' دوسری راہ یہ ہے کہ اگر اسقدر افراد کا اجتماع نا ممکن ہو' تو تعداد کی کمی کو افراد کی جسمانی طاقت کی زیادتی سے پورا کیا جاے اور زیادہ طاقتور سپاہی جمع کیے جائیں - چنانچہ قدیم تاریخوں میں اسی غلط خیال کی بنا پر عظیم الشان فتوحات کو غیر محدود فوج اور غیر معمولی طاقت کے سپہ سالاروں کی طرف عموماً منسوب کیا گیا ہے -

لیکن حقیقت یہ ہے کہ فوج میدان جنگ میں کسی خارجی طاقت سے نہیں لڑتی' بلکہ وہ حریف کا مقابلہ صرف جذبات کی اندرونی قوت سے کرتی ہے' اور وجذبات کی یہ قوت غیر محدود تعداد اور غیر معمولی طاقت کے سپاہیوں کے ساتھ مخصوص نہیں ہے - وہ چند کمزور انسانوں اور مسکینوں کے اندر بھی پیدا ہوسکتی ہے' اور پیدا ہوکر وہی نتائج حاصل کرسکتی ہے' جو کسی فوج کا ایک ٹڈی دل حاصل کرسکتا ہے -

اسلام پہلا فوجی مذہب ہے' جس نے تربیت عسکری کی بنیاد اسی اصول پر قرار دی' اور اسی اصول پر اس نے مجاہدین اسلام کی فوجی تعلیم شروع کی - اس نے بتایا کہ فتح و ظفر صرف بڑی بڑی جماعتوں کے ساتھ ہی مخصوص نہیں ہے' بلکہ ایک چھوٹا سا گروہ بھی اپنے اندر ایمان باللہ پیدا کرکے ایک عظیم الشان جماعت کو شکست دیسکتا ہے :

وکم من فئـة قليلـة	کتنے ہی چھوٹے گروہ ہیں جو بڑے
غلبت فئـة كثيرة باذن	بڑے گروہوں پر خدا کے حکم سے
الله و الله مع الصبرين	غالب آگئے' اور خدا صرف ارباب عزم
(٢ : ٢٥٠)	و ہمت ہی کے ساتھ ہے -

اسپارٹا کی سر زمین جن ضعیف بچوں کو اپنی آغوش سے نہایت بیدردی کے ساتھ پھینک دیتی تھی' اسلام نے انکو اپنی آغوش محبت میں اٹھا لیا' کیونکہ فوج صرف جذبات صالحہ کی روح سے طاقتور ہوکر لڑتی ہے' اور جذبات کا اثر ضعیف الاعصاب لوگوں پر قوی والوں سے کہیں زیادہ پڑتا ہے (١)' پس وہی تو بہترین فوجی خدمت انجام دیسکتے ہیں - انکو ضعف و ناتوانی کے جرم سے ٹھکرایا کیوں جاے؟ چنانچہ کتب احادیث میں ہم دیکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کا فوجی دربار صرف بڑے بڑے جسموں اور چوڑے چوڑے سینوں ہی کیلیے نہ تھا' بلکہ اسمیں ہمیشہ ضعیفوں اور ناتوانوں کو خاص رحمت و محبت کے ساتھ ڈھونڈھا جاتا تھا :

ابغوا الى الضعفاء فـانما	میرے پاس ضعیفوں کو لاؤ'
ترزقون وتنصرون بضعفائـكم	کیونکہ تمکو انہی کی بدولت
(ابو داؤد جلد - ١ - ص - ٣٤٨)	روزی اور مدد ملتی ہے -

اس بنا پر اسلام نے فوجی نظام کی ترتیب میں مادہ کو بالکل نظر انداز کردیا' اور اسکی ترکیب صرف روح سے کی' یہی روح ہے جسکو اسلام کا نظام اخلاق کہا جاتا ہے -

اسلام ایک مکمل مذہب کے تمام اجزاء کا مجموعہ ہے' اسلیے اس نے عقائد و عبادات کے سلسلہ میں اخلاق کو بھی نمایاں جگہ دی ہے - لیکن اسلام نے مسلمانوں کو خاص طور پر جن اخلاق حسنہ کی تعلیم دی' وہ تمام تر فوجی گروہ سے تعلق رکھتے ہیں - اس نے صبر و توکل اور عزم و استقلال کی ہر موقع پر تعلیم دی' اور یہی چیزیں ہیں جنکے ذریعہ سے کوئی فوج میدان جنگ میں ثابت قدم

(١) علم النفس کا یہ ایک مسلم مسئلہ ہے -

باب التفسير

الاصلاح والافسان

(ان اريد الا " الاصلاح " ماستطعت !)

دنيا عالم كون و فساد هے ' اس ميں ايک چيز بنتي هے تو دوسري بگڑتي هے - ايک چراغ بجهتا هے' تو دوسرا جلتا هے - كليوں كے دهن تنگ كا نقشه بگڑ جاتا هے' تب پهولوں كا شگفته چهره متبسم هوتا هے - قطره اپني صورت بدل ديتا هے ' تب موتي اپني آب و تاب دكهاتا هے - سياهي اپني رواني كهو ديتي هے ' تب صفحهٔ قرطاس پر ايک نقش ثابت جلوه آرا هوتا هے - يه ابدي قانون هميشه سے جاري هے ' اور هميشه جاري رهيگا :

كل يــوم هـو في شان	هر دن كي شان نت نئي هے :

قدرت كا يهي عمل هے جسكو الله تعالى قران حكيم ميں آيات الهيه يعني خدا كي نشانيوں سے تعبير كرتا هے' اور بندوں كو اوسكي طرف بار بار توجه دلاتا هے :

ان في اختلاف الليل و النهار	رات دن كے اختلاف اور ان تمام
و ما خلق اللـه في السموات	چيزوں كے تغيرات ميں جنكو خدا
و الارض لا يات لقــوم يتقون -	نے آسمان و زمين ميں پيدا كيا

هے ' اوس قوم كيليے بڑي هي نشانياں ركهي گئي هيں ' جو راه تقوى اختيار كرتي هے !

قدرت كا يه عمل افق عالم كے سوا خود انسان كے اندر بهي جاري هے - اسكو وه خود محسوس نهيں كرتا - اسليے خدا محسوس كراتا هے :

و في انفسكم افلا تبصرون ؟	الله كي نشانياں صرف تم سے باهر

هي نهيں هيں بلكه خود تمهارے وجود كے اندر بهي موجود هيں - پهر كيا تم اپنے وجود كو بهي نهيں ديكهتے ؟

انسان ديكهتا هے كه ايک گهر بگڑتا هے اور دوسرا بنتا هے ' مگر كبهي اوسكي طرف دهيان نهيں كرتا - انسان كو بتايا جاتا هے كه اوسكے جسم كے ذرات هر وقت بدلتے رهتے هيں ' پهر بهي وه جاننے كي طرح نهيں جانتا - ليكن يه بيخبري' يه بے حسي ' يه سرگشتگي بهي ايک فطرتي اصول كا نتيجه هے' اسليے يه بهي خدا كي ايک بڑي آيت هے -

انسان جس چيز كو پيهم و متصل ديكهتا رهتا هے ' اوسكي اهميت كا اندازه بهت كم كرتا هے - سورج نكلتا هے ' اور چاند كو اسكے سنهرے تخت پر بٹهاكر ڈوب جاتا هے - يه انقلاب حكومت كيسا عجيب و غريب هے ؟ ليكن انسان اپني آنكهيں بند كركے سو جاتا هے ' اور اس جلوے كي كچهه پروا نهيں كرتا - وه اسكو هميشه ديكهتا رهتا هے ' اسليے تعجب اور كاوش سے ديكهنا نهيں چاهتا - مگر دنيا ميں جب دفعتاً كوئي نيا انقلاب هو جاتا هے تو وه دم بخود هوكے ره جاتا هے' اسليے كه دفعتاً ايسا بهت كم ديكهنے ميں آتا هے -

انسان اپنے مخفي اثرات كا بهي احساس نهيں كرتا - اسكے جسم كے ذرے رفته رفته بدلتے رهتے هيں ' اور اوسكي عمر آهسته آهسته گذرتي جاتي هے - مگر وه هوشيار نهيں هوتا - يهاں تک كه قبر كا دهانهٔ خاک اسكے ليے كهل جاتا هے اور آواز اٹهتي هے :

الهكم التكاثر حتى زرتم	كثرت لذائذ و فوائد دنيوي كي غفلت نے
المقابر كلا سوف تعلمون	تمهيں بيدار هونے نه ديا ' يهاں تک كه
ثم كلا سوف تعلمون !	قبروں كا چهره تمهيں نظر آ گيا !

ليكن فطرة الهي سب كي تربيت كرتي هے - اگر جسم كيليے دن اور رات هيں' اگر آنكهه كيليے خواب و بيداري هے' اگر اعضاء كيليے سكون و حركت هے' تو روح بهي ان انعامات الهيه كي سب سے زياده مستحق هے - وه پهول كي سيج پر مست خواب رهتا هے ' اسي حالت غفلت ميں دفعتاً رات كا پرده پهٹتا هے اور روح بيدار هو جاتي هے -

ليكن تمهاري طرح تمهاري روح مرغ سحر كي آواز اور بانگ موذن سے بيدار نهيں هوتي - وه بهت سوتي هے' اور سخت غفلت كي نيند سوتي هے ' اسليے اوسكے جگانے كيليے بجلي كي كڑک ' بادل كي گرج ' اور دهماكے كي آواز كي ضرورت هوتي هے - بجلي چمكتي هے ' بادل گرجتے هيں ' طوفان امنڈتا هے ' آندهي چلتي هے ' زلزله آتا هے ' زمين پهٹتي هے ' تب كهيں جاكر وه بيدار هوتي هے - اور اگر نهيں بيدار هوتي' تو پاني كے ساتهه بهه جاتي هے' آندهي كے ساتهه اڑ جاتي هے' زمين كي زلزله انگيز لرزش كے ساتهه پيوند خاک هو جاتي هے :

حتى اذا جاء امرنا و فار التنور'	- يهاں تک كه جب همارے قانون
قلنا احمــل فيهــا من كل	تعذيب و انقلاب كا وقت آ گيا
زوجين اثنتين و اهلك الا من	اور عذاب كے تنور نے جوش مارا
سبــق عليــه القــول -	تو قوم نوح كي هلاكت كا سيلاب

بهه اٹها - اور هم نے نوح كو حكم ديا كه اپنے ليے كشتي طيار كرو !

فارسلنــا عليهم ريحــا صرصرا	پس هم نے اونكے اوپر آندهي
في ايام نحسات لنذيقهم عذاب	بهيجي جو هلاكت كے برے
الخــزي في الحيوة الــدنيا -	دنوں ميں نمودار هوئي ' تاكه

انهيں ناكامي و ذلت كے عذاب كا مزا اسي زندگي ميں چكها ديں -

و اخذت الذين ظلموا الصيحة	اور جن لوگوں نے ظلم كيا تها '
فاصبحوا في ديارهم جثمين -	اونكو ايک ناگهاني كڑک نے

پكڑ ليا ' وه اپنے گهروں ميں بيٹهے كے بيٹهے هي ره گئے !

(كون و فساد روحاني)

كون و فساد كا يهي دائمي عمل معتقدات و روحانيات ميں بهي نظر آتا هے - ايک عقيده قائم هوتا هے' تو دوسرا بدل جاتا هے - توحيد نور افگن هوتي هے ' تو شرک كي تاريكي مٹ جاتي هے - دل ميں ايک گهر كرتا هے' تو تين كو اوس سے نكلنا پڑتا هے -

يه روحاني تغيرات هميشه هوتے رهتے هيں' ليكن صرف انسان كي فطرة صالحه هي كو اسكا احساس هوتا هے - وه اونكے نتائج

(صفحهٔ ۱۳ كا بقيه مضمون)

هو سكتي هے - اسلام دنيا ميں حق و صداقت كي اشاعت كيليے آيا تها ' ليكن حق و صداقت كا ميدان صرف جهاد هي كے ذريعه سے فتح هو سكتا تها ' اور صبر جهاد كي حقيقت كيليے اصلي شرط هے ' پس اس نے هميشه حق و صبر كو لازم و ملزوم قرار ديا :

والعصر ' ان الانسان لفي	زمانه اور اسكے حوادث و نتائج شاهد
خســر ' الا الذين آمنوا	هيں كه انسان كي قوتيں اور انسان
و عملو الصالحــات وتوا	كے تمام اعمال بڑے هي گهاٹے ٹوٹے ميں
صوا بالحق وتواصو بالصبر !	رهتے هيں اور صرف وهي انسان كامياب

هوتے هيں جنهوں نے اپنے اندر يقين پيدا كيا ' اور اپنے عمل كو صالح ركها ' نيز باهم حق كي وصيت كي اور صبر كي طرف ايک دوسرے كو بلايا

کو چاند اور سورج میں ڈھونڈھتي ھے مگر نا کامیاب ھوتي ھے ' اور یہي نا کامیابي اوسکا گنجینۂ مراد ھے :

فلما رای القمر بازغا قال ھذا ربي ' فلما افل قال لئن لم یھدني ربي لاکونن من القوم الظلمین - فلما رء الشمس بازغة قال ھذا ربي ' ھذا اکبر - فلما افلت قال یقوم اني بري مما تشرکون - (انعام : ٧٧)

جب چاند کو چمکتے ھوے دیکھا تو کہا یہ میرا خدا ھے - لیکن جب وہ ڈوب گیا تو اوسکي فطرة صالحة بول اٹھي : اگر میرا خدا مجھے ھدایت نہ کرتا تو میں راہ ھدایت سے بھٹک جاتا - پھر جب سورج کو چمکتے دیکھا تو کہا یہ میرا خدا ھے ' یہ سب سے بڑا ھے - لیکن جب وہ بھي غروب ھوگیا ' تو اوس نے کہا : لوگو! میري جستجو ان جلووں میں گم نہیں ھوسکتي - میري فطرة صالحة نے حقیقت تک مجھے پہنچا دیا ھے - میں اوس چیز سے علحدہ ھوتا ھوں جسکو تم شریک خدا بناتے ھو !

لیکن ان تغیرات سے عام طور پر لوگ اوس وقت تک بیخبر رھتے ھیں ' جب تک کہ زلزلے کا ایک دھکا اونکو ھوشیار نہیں کردیتا - پس حرکت روحاني تو برابر جاري رھتي ھے ' مگر جمود و غفلت انسان کي آنکھوں پر پردے ڈالدیتي ھے ' اور وہ حرکت کے نتائج پر غور نہیں کرسکتا - اسي غفلت اور مدھوشي کے عالم میں اچانک ایک پر ھیبت اور زلزلہ انگیز آواز سنتا ھے :

جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا !

حق آیا اور باطل مٹ گیا ' باطل مٹنے ھي کے لیے تھا -

وہ گھبرا کے آنکھ کھولتا ھے ' اور اوسکو نظر آتا ھے کہ جو گھر تین سو ساٹھ تصویروں سے سجایا گیا تھا ' اوس کي زینت کیلیے صرف ایک ھي قندیل کافي ھے :

الله نور السموات و الارض

خدا ھي کي ذات آسمان و زمین کا اصلي نور ھے !

(کون و فساد یا اصلاح و افساد)

تم نے دیکھا ؟ مادیات میں ' معتقدات میں ' روحانیات میں ' اخلاق و عادات میں ' کس ترتیب و انتظام کے ساتھ عمل کون و فساد جاري ھے ؟ اصلاح و افساد کیونکر دست و گریباں ھیں ؟ نور و ظلمت کسطرح ھم آغوش ھیں ؟ خیر و شر کس درجہ مخلوط ھیں ؟ اصلاح کو افساد اور افساد کو اصلاح کیونکر مستلزم ھے ؟

پس تم جس چیز کو " اصلاح " کہتے ھو ' دوسرا اوسیکو " افساد " کہہ سکتا ھے ' چنانچہ فرعون نے کہا :

و قال فرعون ذروني اقتل موسی و لیدع ربہ اني اخاف ان یبدل دینکم او ان یظھر في الارض الفساد (مومن : ٢٧)

فرعون نے کہا : مجھکو چھوڑ دو کہ موسی کو قتل کردوں ' اور وہ اپنے خدا کو اپني مدد کیلیے بلاے - میں ڈرتا ھوں کہ وہ تمھارا دین نہ بدل دے ' یا یہ کہ زمین میں فساد نہ پھیلاے -

فرعون نے حضرة موسی پر فساد پھیلا نے کا الزام لگایا حالانکہ حضرة موسی کي ساري دعوة اسي لیے تھي کہ وہ فرعون کو مفسد قرار دیتے تھے اور اسکے افساد سے دنیا کو نجات دلانا چاھتے تھے -

منافقین سے کہا گیا :

لا تفسدوا في الارض

زمین میں فساد نہ کرو !

اونھوں نے جواب دیا :

انما نحن مصلحون

ھم تو اصلاح کرنے والے ھیں - مفسد کیسے ھوسکتے ھیں ؟

لیکن با اینھمہ اختلاط و التباس ' افساد و اصلاح میں ایک حد فاصل بھي ھے :

مرج البحرین یلتقین بینھما برزخ لا یبغین (الرحمن : ١٨)

خدا نے کھارے اور میٹھے دریاؤں کے پاني کو باھم ملا کر بہایا ' پھر بھي ان دونوں کے درمیان ایک حد ھے - جس سے آگے نہیں ھوسکتے -

ایک دوسرے کي حد میں داخل ھوکر انسان اوس پردے کو اٹھانا چاھتا ھے ' پھر بھي حقیقت بے نقاب نہیں ھوتي ' اسلیے مفسد و مصلح کي حقیقي تمیز صرف خدا ھي کر سکتا ھے جس نے اس پردے کو قائم کیا ھے :

و الله یعلم المفسد من المصلح -

خدا ھي مفسد کو مصلح سے جدا کرتا اور اسکا علم رکھتا ھے -

تم نے اصلاح و افساد کو دیکھا ' لیکن تم غور سے نہ دیکھ سکے ' کیونکہ اون پر پردے پڑے ھوے تھے ' تمکو اور زیادہ غور سے دیکھنا چاھیے ' کیونکہ وہ ایات الھي ھیں :

و من آیاتہ منامکم باللیل و النھار و ابتغاؤکم من فضلہ (روم : ٢٢)

اور خدا کي آیات میں سے تمھارا رات کا سونا ' اور دن کو خدا کے احسان کي تلاش کرنا ھے -

لیکن اس آیت کے اختلاف کے اندر اس سے بھي زیادہ محیر العقول آیت الھي ھے :

ان في اختلاف اللیل و النھار و ما خلق الله في السموات و الارض لایات لقوم یتقون -

رات دن کے اختلاف اور تمام عالم کائنات کے اختلافات کے اندر ارباب تقوی کیلیے بڑي ھي نشانیاں ھیں -

اسلیے خدا نے اصلاح و افساد سے زیادہ اختلاف اصلاح و افساد کو اپني قدرت کاملہ کا مظھر بنایا ھے :

یمحو الله ما یشاء و یثبت و عندہ ام الکتاب

خدا جس چیز کو چاھتا ھے مٹاتا ھے ' اور جس چیز کو چاھتا ھے قائم کرتا ھے ' اور اوسیکے پاس ام الکتاب ھے -

عالم کائنات اسي ام الکتاب کا ایک ورق ھے ' اس کتاب کو الٹو تو تمکو اول ھي صفحے پر نظر آئیگا کہ دنیا ایک قانون فطري اور ایک نظام الھي کي تابع ھے ' اور اس سے سرمو تجاوز نہیں کر سکتي - اصلاح و افساد بلکہ تمام نظام عالم اسي قانون پر چل رھا ھے - تم کو یہ دقیق حقیقت نظر نہیں آتي تھي ' اسلیے خدا نے خود ھي اسکي تفسیر بھي کردي :

لا الشمس ینبغي لھا ان تدرک القمر ولا اللیل سابق النھار و کل في فلک یسبحون -

نہ سورج کو یہ حق حاصل ھے کہ چاند کو پالے ' نہ رات دن سے پہلے آسکتي ھے ' سب اپنے دائرہ و محور میں گھوم رھے ھیں -

(جزئیات اصلاح و افساد)

تم کس آساني سے کہدیتے ھو کہ یہ افساد ھے ' یہ اصلاح ھے - زید مفسد ھے ' عمر مصلح ھے - لیکن تم کو اب معلوم ھوا ھوگا کہ اصلاح و افساد کا ایک قانون ھے ' وہ ایک نظام خاص کا متبع ھے ' اسلیے تمکو بے پروائي کے ساتھ کسیکو مصلح و مفسد کے خطاب دینے میں تامل کرنا چاھیے ' اور سب سے پہلے ایک منطقیانہ ترتیب کے ساتھ اصلاح و افساد کي حقیقت متعین کرلیني چاھیے -

قرآن حکیم میں اس حقیقت کو ذیل کے عنوانات کے تحت میں واضح کیا ھے :

(١) جزئیات افساد و اصلاح اور اونکے آثار و علائم کي تعیین و تشخیص -

(٢) اصلاح و افساد یا خیر و شر دنیا میں مخلوط اور بالکل ملے جلے ھیں ' لیکن اصلاح افساد پر ' خیر شر پر ' کمًا و کیفًا غالب

هے - یعنے بلحاظ حقیقت کے بھي ' بلحاظ وجود سے بھي ' اور بلحاظ نتائج کے بھي -

(۳) ان دونوں کے درمیان ایک حد فاصل هے ' جو ایک کو دوسرے سے ممتاز کردیتي هے -

(۴) اصلاح و افساد کا توازن طبعي صرف دین الهي کے ذریعه سے قائم رہ سکتا هے -

(۵) لیکن اس توازن کے قائم رکھنے کیلیے جزئیات عمل میں مصالح عامه کا لحاظ ضروري هے -

(۶) اعمال صالحه کي ایک محدود زندگي هے ' اور وہ جسمانیات کي طرح صحت و مرض یعنے اصلاح و افساد سے گھري هوئي هے -

(۷) جمهوریت صالحه اور اجتماعي قوت عادله اوسکو امراض سے محفوظ رکھتي هے اور اصلاح کو ترقي دیتي هے -

اب ان تمام مراتب پر به ترتیب غور کرنا چاهیے -

(بعض ابتدائي جزئیات)

(۱) چور چوري کرتا هے - ایک کا گھر برباد هوتا هے ' لیکن خود چور کا گھر آباد هوجاتا هے - اسلیے یه افساد بھي ایک دوسري صورت میں اصلاح هے - با اینهمه اسکو هر شخص افساد کہتا هے - حضرت یوسف علیه السلام کے بھائیوں پر جب مصر میں پیمانه کي چوري کا الزام لگایا گیا تو انہوں نے کہا :

تالله لقد علمتـــم ما جئنا	خدا کي قسم تملوگ جانتے هو که هم
لنفسد في الارض و ما کنا	اسلیے یہاں نہیں آئے که زمین میں
ســارقیــن (یوسف ۷۳)	فساد کریں اور هم چور نہیں هیں -

(۲) ایک شخص اس سے بھي زیادہ ترقي کرتا هے ' اور محدود چوري کي جگه ڈاکے ڈالتا هے - اس سے اگرچه لٹنے والونکي بستي بالکل لٹ جاتي هے ' مگر لوٹنے والوں کاگھر مال و دولت کي کان بھي بن جاتا هے ' پس اسمیں افساد کے ساتھه اصلاح بھي هے ' مگر انبیاء کرام اسکو مایهٔ فساد کہتے هیں - حضرۃ لوط علیه السلام نے اپني قوم سے کہا :

ائنکم لتاتون الرجال و تقطعون	تم فعل خـــلاف وضـــع فطري
السبیل و تاتون في نادیکــم	کـــرتے هو ' ڈاکه ڈالتے هو ' اور
المنکــر (عنکبــوت : ۲۸)	اپني مجلسوں میں بد اخلاقیوں
	کے کام کرتے هو -

یه فساد ایسا عظیم تھا که بالاخر حضرۃ لوط سے دیکھا نه گیا ' اور وہ بیقرار هوکے پکار اٹھے :

رب انصرني علی القوم المفسدین	خدا یا مجکو اس مفسد قوم
	کے مقابلے میں نصرت دے !

(۳) ایک شخص غیر فطري طریقوں سے لذت نفساني حاصل کرتا هے ' اور اوسکو اپنے نفس کي بھلائي اسي میں نظر آتي هے ' وہ اسکو فلسفهٔ عیش و امید کے لقب سے یاد کرتا هے ' لیکن تمہیں معلوم هے که یه کیسا مفسدانه فلسفه هے جو حفظ صحت کو ' نسل کو ' مال و دولت کو ' انسان کے قواے طبعي کو یکسر برباد کردیتا هے ؟ انهي نتائج مہلکه کے لحاظ سے ایک پیغمبر خدا نے بے اختیار هوکر کہدیا تھا :

رب انصرني علی القوم المفسدین	خدا یا مجکو مفسد لوگوں
	پر نصرت عطا کر !

(۴) ایک حکومت ' ایک قوم کي حریت و ازادي سلب کرلیتي هے ' اس سے غلاموں کي طرح کام لیتي هے ' اوسکي قوت کو فنا کردیتي هے ' اوسکي اخلاقي طاقت کو برباد کردیتي هے ' اوسکا یه عمل باطل یکقلم سرچشمهٔ فساد هے ' لیکن وہ کہتي هے که میں اپني قوم کي اصلاح کرتي هوں اور اسیکي اصلاح و عروج کیلیے دوسري قوم کو اپنا غلام بناتي هوں - پس جو شخص اس حکومت کے خلاف جہاد کرتا هے ' وہ اوسکو مفسد قرار دیتي هے ' لیکن تم کو معلوم هے که خدا اوسکو کیا کہتا هے ؟

ان فرعـون عـــلا في الارض	فرعون نے مصر میں سر کشي کا
وجعل اهلها شیعا یستضعف	بڑا هي سر اٹھایا تھا - اس نے رعایا
طائفة منهم یذبح ابنــاء هم	کو کمزور کرنے کیلیے گروہ در گروہ
و یستحي نساء هم - انه کان	کــــردیا - اون میں سے ایک گروہ
مـــن المفسدین (قصص)	کو کمزور کرنا چاهتا تھا ' وہ اون کے

بچوں کو ذبح کرتا ' اونکي عورتوں کو بے عصمتي کیلیے چھوڑ دیتا ' بلا شبه وہ فساد کرنے والوں میں سے تھا -

(۵) ایک شخص علمی قوت سے قوا میں تغیر پیدا کرنا چاهتا هے ' کیمیاء بناتا هے ' جادو سے اشیاء کي صورت بدل دیتا هے ' اور اون اصول کي مخالفت کرتا هے جن پر دنیا خدا کے حکم سے چل رهي هے - تمکو یه فعل کیسا عجیب و غریب معلوم هوتا هے ؟ لیکن کیا خدا کي قدرت بھي اسکو پسند کرتي هے ؟

فلمـــا القوا قال موسی	جب جادو گروں نے اپني رسیاں پھینکیں
ماجئتم به السحر ان الله	تو موسی نے کہا تم نے جس چیز کو
سیبطلـــه ' ان اللـــه لا	نمایاں کیا هے خدا اوسکو باطل کردیگا '
یصلح عمل المفسدین ،	خدا مفسدین کے اعمال کو کبھي صلاح
(یونس ۸۲)	نہیں دیتا -

(۶) جو شخص دنیا میں صرف غلبهٔ و قہر اور جبر و استبداد کو پھیلانا چاهتا هے ' وہ مفسد هے ' اور اسکے یه اعمال مفسدانه هیں :

تلک الدار الاخرة نجعلها	یه آخـــرت کا گھر هم صرف انهي لوگوں
للـــذین لایـــریـــدون	کیلیے بنائینگے ' جو نه تو خدا کي زمین
علواً في الارض ولا فسادا	میں بڑائي اور سرکشي کرنا چاهتے
والعـــاقبـــة للمتقین	هیں ' اور نه هي زمین کا فساد انهیں
(قصص : ۸۳)	پسند هے - اور انجام کار انهي لوگوں
	کیلیے هے جو متقي هیں -

(۷) ایک شخص کے پاس بہت دولت هے ' اسکي ضرورتوں سے بہت روپیه بچ رهتا هے ' دوسرے انسان محتاج هیں ' انکي حالت کے اصلاح کي ضرورت هے ' مگر وہ شخص اپنے خزانه کو مقفل رکھتا هے ' اور خدا کے بندوں کیلیے خدا هي کي بخشي هوئي دولت میں سے کچھه نکالنا نہیں چاهتا :

واحسن کما احسن الله	اے قارون ! انسانوں پر احسان کر جیسا
الیک ولا تبغ الفساد في	که خدا نے تجھپر احسان کیا هے ' اور
الارض إن الله لا یحب	زمین میں فساد نه پھیلا ' خدا فساد
المفسدین (قصص ۱۷)	کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا -

(۸) ایک راست باز جماعت حج کیلیے سفر کرتي هے ' دنیا میں نیکي پھیلا نے کیلیے اوٹھتي هے ' دنیا کو نور ایمان سے منور کرنا چاهتي هے ' مگر ایک قوم اسکو روکدیتي هے ' اوسکي راہ میں رکاوٹ پیدا کرتي هے ' اس قوم کي یه روش انسان کے حقوق کي پامالي هے اور نیکي کیلیے هلاکت هے ' اسلیے وہ بھي مفسد هے :

الذین کفروا وصدو عن	جن لوگوں نے کفر کیا اور خدا کي راہ
سبیل الله زدناهم عذاباً	سے مسلمانوں کو روکدیا ' هم انکے عذاب
فوق العذاب بمـــا کانوا	پر عذاب بڑھائینگے ' اسلیے که وہ فساد
یفسدون (نحل ۹۰)	کرتے تھے -

(۹) جو شخص انسان کي بوئي هوئي کھیتیوں کو پامال کردیتا هے ' اسکے مویشیوں کو زهر دیتا هے ' انسان کے لگاے هوے درختوں کو کاٹ ڈالتا هے ' اسکي رزق اور محنت پر دست اندازي کرتا هے ' وہ بھي مفسد هے :

۲

و اذا تولی سعی في الارض ليفسد فيها و يهلك الحرث والنسل و الله لا يحب الفساد (بقره : ۲۰۵)	وہ الله کي زمين ميں اصلاح کيليے بلکه فساد پهيلانے کيليے قدم اُٹهاتا هے' تاکه زراعت اور نسل کو هلاکت کردے' وہ مفسد هے اور خدا فساد کو پسند نہيں کرتا -

(۱۰) ايک شخص باپ کي نا فرماني کرتا هے' ماں کا کہنا نہيں مانتا' بهائي کي مدد نہيں کرتا' تعلقات رحمي کو منقطع کرديتا هے' خانه جنگي شروع هوتي هے اور نظام خانگي درهم برهم هوجاتا هے' اسليے وہ مفسد هے :

يقطعون ما امر الله به ان يوصل و يفسدون في الارض' اولٰئك هم الخسرون (بقرہ: ۲۰)	خدا نے جس چيز کے جوڑنے کا حکم ديا هے' اوسکو کاٹ ديتے هيں' اور زمين ميں فساد پهيلاتے هيں' وهي لوگ هيں که نامراد و ناکام رهينگے -
فهل عسيتم ان توليتم ان تفسدوا في الارض و تقطعوا ارحامکم؟ (محمد : ۲۴)	تو پهر کيا تم چاهتے هو که زمين ميں فساد پهيلاؤ اور خدا کے قائم کيے هوے رشتوں کو قطع کرو؟

(۱۱) توحيد اصلاح کا اصلي منبع هے' اسليے جو شخص مشرک هے وہ سب سے بڑا مفسد هے :

و ما من اله الا الله و ان الله لهو العزيز الحکيم - فان تولوا فان الله عليم بالمفسدين - (آل عمران : ۵۶)	خدا کے سوا کوئي معبود نہيں' اور بلا شبه خدا هي کي ذات هے جو عزيز و حکيم هے - پهر اگر تم اُسي کے نہيں آگے جهکتے اور

اپني غير انساني پرستش گاهوں کو نہيں چهوڑتے هو تو يقين کرو که اسکا نتيجه تمهارے هي آگے آئيگا' اور خدا مفسدوں سے خوب واقف هے -

(۱۲) ايک پيمانه عدل قائم هو جاتا هے' اور دنيا کے سامنے اصلاح کا دروازہ کهل جاتا هے' مگر ايک تاجر اوس پيمانه کے برابر نہيں ديتا' وہ فساد کرتا هے' اور بعد اصلاح کے افساد کرتا هے' اسليے ايک پيغمبر پکارتا هے :

فاوفو الکيل و الميزان ولا تبخسو الناس اشياءهم و لا تفسدوا في الارض بعد اصلاحها (اعراف ۸۳)	پيمانے اور ترازو کو پورا کرکے تولو' اور لوگوں کو اونکي چيزيں کم نه دو' زمين ميں اصلاح کے بعد فساد نه پهيلاؤ -

(۱۳) مذهب ميں ثابت قدم رهنا اصلاح کي تکميل هے' اور تذبذب و ضعف اعتقاد فتنه و فساد کي روح رواں - حضرت موسی عليه السلام نے توحيد کي تعليم دي' مگر اونکو معلوم تها که يه عقيدہ ابهي راسخ نہيں هوا هے اسليے شرک کا خوف هے' پس حضرت هارون کو نصيحت کي :

و قال موسی لاخيه هارون اخلفني في قومي و اصلح و لا تتبع سبيل المفسدين (اعراف : ۱۳۸)	موسی نے اپنے بهائي هارون سے کہا : قوم کي هدايت کيليے ميرے خليفه بن جاؤ' اصلاح کرو' اور مفسدين کا اتباع نه کرو جو بنکر پهر بگڑجاتے هيں -

(۱۴) انفاق مال يعني صدقۂ و زکوۃ اور خيرات و بخشش سے دنيا کي اصلاح هوتي هے اسليے بخل افساد هے :

و منهم من عهد الله لئن آتينا من فضله لنصدقن و لنکونن من الصلحين - فلما آتيهم من فضله' بخلوا به' و تولوا وهم معرضون (توبه : ۷۶)	اور بعض اون ميں سے وہ لوگ هيں جنهوں نے خدا سے عهد کيا که اگر هم کو مال و دولت عطا کريگا تو هم تيري راہ ميں خرچ کرينگے' اور اسطرح صالحين ميں سے هوجائينگے' پهر جب خدا نے اونکو مال ديا تو محبت مال ميں خدا کو بهول کر بخل کرنے لگے -

(۱۵) تمام اهل مذاهب اپنے اعمال و عقائد کو ذريعه اصلاح و ارشاد سمجهکے بجا لاتے هيں' ليکن هر وہ عمل جو تعليمات اسلاميه کے مخالف هے' افساد هے - گرفتاران عذاب پکارتے هيں :

ربنا اخرجنا نعمل صالحا غير الذي کنا نعمل (فاطر: ۳۵)	خدا يا هم کو جهنم سے نکال که هم صالح اعمال بجا لائيں' وہ نہيں جنکو پہلے صالح کام سمجهکر کرتے تهے بلکه وہ جو في الحقيقت اصلاح هے -

(۱۶) افساد بجاے خود افساد هے' ليکن اسکے ليے گروہ بندي کرنا اور اجتماعي قوت پيدا کرنا دوسرا فساد هے' چنانچه خدا نے مفسد گروهوں کا خاص طور پر ذکر کيا :

و کان في المدينة تسعة رهط' يفسدون في الارض و لا يصلحون -	شهر ميں نو گروہ تهے جو زمين ميں فساد پهيلاتے تهے' اور اصلاح نہيں کرتے تهے -

ذوالقرنين سے لوگوں نے استدعا کي :

قالوا يا ذالقرنين ان ياجوج و ماجوج مفسدون في الارض - (کهف : ۹۳)	اون لوگوں نے کہا اے ذوالقرنين ياجوج و ماجوج کا گروہ زمين ميں فساد کرتا هے -

ان کے علاوہ فساد کے اور بهي بے شمار جزئيات هيں جو اصولاً انهي کے تحت ميں داخل هوسکتے هيں - خدا نے لفظ فساد کے ساتهه اگرچه اونکا ذکر نہيں کيا ليکن وہ سب سرچشمۂ فساد هيں - شراب خواري' قمار بازي' سود خواري' وغيرہ کو خدا نے رجس يعني ناپاکي کہا هے' ليکن يه بهي فساد کي مختلف تعبيريں هيں' کيونکه هر گناہ کي ترکيب فساد کے خمير هي سے هوتي هے - الله تعالی نے تمام ابواب فساد کا جزئيتاً وکليتاً قرآن ميں ذکر کيا هے' ليکن مفسدين کي کوئي خاص دنيوي علامت نہيں بتلائي جو اونکے اعمال کي عکسي تصوير يا اونکا پرتو هو' پس وہ صرف اپنے اعمال هي سے پہچانے جا سکتے هيں - فساد در اصل عدم محض و تيرگي خالص کا نام هے' اور تاريکي ميں صرف تاريکي هي نظر آتي هے - البته افساد کے نتائج نهايت عبرت انگيز طريقے سے بيان فرمائے هيں اور قرآن حکيم کا اصولي طرز بيان يهي هے که وہ نتائج و خواص اعمال پر سب سے زيادہ زور ديتا هے اور اسي کے اندر انکے تمام اطراف نظر و بحث آجاتے هيں -

مگر نتائج افساد بهي کوئي وجودي چيز نه تهی جسکو اجسام کي طرح دکهلا ديا جاتا' اسليے اوس ميں بهي تعداد و امتياز کو ملحوظ نہيں رکها هے' بلکه ايک هي عبرت انگيز بربادي مختلف هلاکتوں کي صورت ميں جلوہ گر هوتي هے - [البقية تتلي [

(بقيه مضمون صفحه ۲۰ کا)

[۱۰]

دوسرے دن ميجر استوارٹ نے اپنے دوست کو ايک تار دکهلايا جو لندن سے آيا تها اور جسميں اُسکي بہن نے لکها تها که ميں بيمار هوں فوراً چلے آؤ - ميجر نے اس عارضي جدائي پر سخت افسوس ظاهر کيا اور کہا که عنقريب واپس آؤنگا -

ميجر استوارٹ ۱۵ - اپريل کو برلن گيا تها اور ۱۵ - دسمبر کو واپس روانه هوا - يعني ايک توپ کے دهانه کا صرف پيمائشي عدد معلوم کرنے کيليے اُس نے کامل نو ماہ صرف کيے !

ميجر برلن سے روانه هوکر سيدها پيرس پہنچا' اور جنرل بلو اور وزير نظارۃ جنگ سے ۱۹ - دسمبر کو ملاقات کي - اس ملاقات سے ايک هفته کے بعد يعني ۲۶ دسمبر کو حکومت فرانس نے فيصله کيا که جنگي طياريوں کيليے ايک نئي رقم منظور کي جاے' اور فرانسيسي توپوں کي تجديد و ترقي کيليے نئے ساز و سامان عمل ميں آئيں - اس تجديد کا سب سے بڑا نتيجه فرانس کي مشهور ۷۵ مليميٹر والي توپ هے -

دو ماہ کے بعد حکومت جرمني نے معلوم کر ليا که فرانس نے نئي طيارياں شروع کردي هيں' اور جرمني کي ۷۵ مليميٹر والي توپ کا جواب طيار کر رها هے -

برید فرنگ

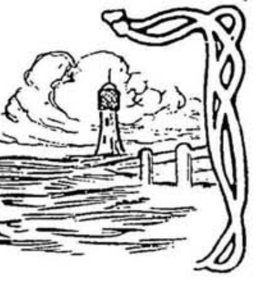

جواسیــس الحــرب

(ایک فرانسیسي جاسوس جرمني میں)

(فرانس نے اپني سب سے بڑي توپ کیونکر ایجاد کي ؟)

ایک دلچســپ حکایت

انسان کے اعمال حیات کا باہم ربط و اختلاف دنیا کا سب سے زیادہ عجیب منظر ہے - اخلاقي محاسن کا حکم حسن و قبح ہر نئے دائرے میں آکر بدلتا ' اور ہر نئے میدان عمل میں ایک نئي صورت اختیار کرتا ہے - ایک ہي چیز ایک جگہ حسن ہے ' دوسري جگہ قبح - ایک ہي فعل ایک دائرے میں نیکي ہے ' دوسرے دائرہ میں بدي - ایک ہي عمل ایک کیلیے اصلاح ہے' دوسرے کیلیے افساد - ایک ہي حکم ایک جماعت کیلیے زندگي ہے ' دوسرے کیلیے موت - پھولوں کي سیج محل شاہي میں آراستہ کي جا رہي ہے' مگر دوسري جگہ باغ و چمن کي تمام دولت لٹ رہي ہے !

ز غارت چمنت بر بہار منتہا ســت
کہ گل بدامن ما دستہ دستہ مي آید !

[۲]

شخصي اور جماعتي ' دونوں حالتوں میں " جاسوسي " اور " مخبري " کس قدر واضح فعل قبیح ہے ؟ جاسوسي کے معنی یہ ہیں کہ در پردہ کسي کے کاموں کا کھوج لگانا ' اور چھپ کر اسکے اعمال کي ٹوہ میں رہنا - یہ فی الحقیقت انسان کے فطرتي حق خود مختاري و آزادي میں مداخلت ہے' اور کسي انسان کو اسکا حق نہیں پہنچتا کہ دوسرے انسان کے آزادانہ اعمال و افعال کي مخفي سراغرساني کرکے اسکے اختیار و حق عمل کو سلب کرے - علاوہ بریں چھپ کر کسي کام کے انجام دینے سے انساني عزم و ارادہ کا شرف اور احساس عزت بالکل فنا ہو جاتا ہے ' اور اسطرح کا متجسس جہاں دوسرے کي ازادي عمل میں دست انداز ہوتا ہے ' وہاں اپنے دماغ و جذبات کے شرف کو بھي کھو دیتا ہے - یہي وجہ ہے کہ عام طور پر اخلاق نے جاسوسي کو نہایت مذموم فعل قرار دیا ' اور قران حکیم نے فرمایا کہ :

لا تجســـوا ! چھپ کر ٹوہ میں نہ رہو -

لیکن یہي جاسوسي جب ایک دوسرے بھیس میں نمودار ہوتي ہے' اور ملکي و فوجي خدمت کا نقاب اپنے چہرے پر ڈال لیتي ہے ' تو یکایک اخلاقي احکام کي کائنات میں ایک انقلاب عظیم ہوجاتا ہے' اور وہي چیز جو اس سے پہلے غیر اضافي حالت میں انساني رذالت و خباثت کا بد ترین فعل سمجھي جاتي تھي ' اب جرات ' شجاعت ' شہامت ' اور جذبات فائقہ و فاضلہ کا نمونہ بن جاتي ہے !

اگر ایک شخص تمہارے افعال کي جاسوسي کرے' چھپ چھپ کے تمہارے کاموں کو دیکھے ' راتوں کي تاریکي میں تمہارے پیچھے چلے ' اور دروازوں کي آڑ سے تمہارے اعمال کا کھوج لگاے ' تو اسپر تمہیں کسقدر غصہ آئیگا ؟ تم کہوگے کہ یہ انسانیت نہیں ہے شیطنت ہے - یہ اخلاق کي ہلاکت ہے' یہ شرافت نفس کا خاتمہ ہے -

لیکن اب تم خود اُٹھتے ہو کہ اپني قوم اور ملک کیلیے اسکے دشمنوں کي جاسوسي کرو ' انکے سازوسامان جنگ کا سراغ لگاؤ ' انکي مخالفانہ تدبیروں کو چھپ کے معلوم کرو ' انکي تعداد فوج اور اسباب و اسلحہ کے مخفي حالات دریافت کرو' اور ان معلومات کے ذریعہ اپني حکومت ' اپني فوج' اپني قوم کي کامیابي و فتح مندي میں معین ہو - یہ بھي جاسوسي ہے - البتہ اس جاسوسي کا مقصد دوسرا ہوگیا ہے - جو شخص تمہارے افعال کي جاسوسي کرتا تھا ' اسکا مقصد یا تو تم سے شخصي دشمني تھي' یا تمہاري کسي دشمن جماعت یا دشمن حکومت کے احکام کي تعمیل - مگر تم اپنے لیے نہیں ' بلکہ اپني قوم اور اپني جماعت کے فوائد کیلیے اپنے آپ کو خطروں میں ڈالتے ہو ' اور اُسکے دشمنوں کي مخفیات کي سراغرساني کرتے ہو - پس مقصد کے اختلاف نے تمہارے اخلاقي حکم کو بھي بدلدیا ہے - پہلي صورت میں تم جاسوسي کو بدترین عیب سمجھتے تھے' دوسري صورت میں ایک ایسي فضیلت جسکي تم کو آرزو ہے ' جسکے لیے قومي ناموري ہے ' بہتر سے بہتر صلہ ہے ' اور عزت و احترام کا نمایاں استحقاق - و انما الا عمال بالنیات !

[۳]

دنیا کي قدیم سے قدیم جنگوں کي تاریخ میں بھي "جاسوسي" کا پتہ چلتا ہے' اور ہمیشہ فوجي اعمال کے نہایت اہم اجزاء میں سے ایک چیز جاسوسي بھي رہي ہے - قدیم روایتوں میں ہم نے نہایت دلچسپي کے ساتھہ اُن جاسوسوں اور عیاروں کے حالات پڑھے ہیں جو بھیس بدل بدل کے دشمن کي فوجوں میں جاتے تھے' اور اُنکي آنکھوں میں خاک ڈالکر اپني تمام مطلوبہ معلومات حاصل کرلیتے تھے - موجودہ زمانے کي ترقیات نے جس طرح " سراغرساني " کے کام کو ایک بہت بڑا فن بنا دیا ہے اور اسقدر ترقي دي ہے کہ اسپر صدہا کتابیں لکھي گئي ہیں - اسي طرح " فوجي جاسوسي " کے کاموں میں بھي عجیب عجیب وسعتیں پیدا کي گئي ہیں ' اور گذشتہ پچاس سال کي لڑائیوں میں جاسوسوں کي سر گذشتیں نہایت عجیب و غریب رہي ہیں -

موجودہ جنگ یورپ نے جہاں ہر طرح کے جنگي مباحث و مذاکرات کا دروازہ کھولدیا ہے' وہاں فن جاسوسي اور اسکي وقیع و اہم سرگذشتوں کے بھي عجیب عجیب سلسلے اخبارات و رسائل میں نکل رہے ہیں - یورپ کي کوئي ڈاک ایسي نہیں آتي جسمیں جاسوسي کي گذشتہ و موجودہ سرگذشتوں کا ذخیرہ نہو - حال میں ایک فرانسیسي اہل قلم نے فرانس و جرمني کے جنگي تعلقات قبل از جنگ کي سرگذشت شائع کي ہے' جس سے موجودہ جنگ کي طیاریوں ' جرمني کي مخفي کوششوں' اور جاسوسي کے دلچسپ واقعات و حوادث پر ایک نہایت وقیع روشني پڑتي ہے -

موجودہ جنگ یورپ میں اگر جرمني کے حیرت انگیز سامان جنگ کے مقابلے میں کسي اسلحہ کا نام لیا گیا ھے تو وہ فرانس کي سب سے بڑي توپ ھے جسکا دھانہ ۷۵ ملي میٹر کا بیان کیا جاتا ھے' اور جو اسي نام سے مشہور ھوگئي ھے - ذیل کي سرگذشت سے معلوم ھوگا کہ حکومت فرانس کو اس توپ کي ایجاد کا خیال کیونکر پیدا ھوا؟

[۴]

سنہ ۱۸۹۶ کا موسم بہار ابھي شروع ھي ھوا تھا' کہ گورنمنٹ فرانس کو جرمني کي ایک جدید جنگي ایجاد کی خبر ملي - معلوم ھوا کہ بعض جرمن کارخانوں نے ایک ایسي نئي توپ ایجاد کي ھے جو اُن تمام توپوں سے زیادہ تیز چلنے والي اور زیادہ مہلک آتشباري کرنے والي ھے جو اس وقت تک ایجاد ھوچکي ھیں - فرانس کي نظارت جنگ نے اسکي تحقیقات کرني چاھیے - اسي زمانے میں انگلستان کا ایک فوجي افسر میجر استوارٹ سیر و سیاحت کیلیے فرانس گیا تھا اور انگلستان کے اخبارات نے کسي واقعہ کے ضمن میں اُسکي سراغرساني کي قابلیتوں کي تعریف کي تھي - گورنمنٹ فرانس نے میجر مذکور کي خدمات حاصل کرلیں' اور اس عجیب توپ کي خفیہ تحقیقات کا کام اُسي کے سپرد کردیا -

میجر استوارٹ ھر طرح اس کام کیلیے موزوں تھا - جرمن زبان نہایت فصاحت سے بولتا تھا' توپ سازي اور آلات توپ کي ایجادات کے فن سے بھي اسے بڑي دلچسپي رھي تھي - بلکہ ایک حد تک اس فن کا ماھر تھا -

سب سے بڑي بات یہ کہ وہ باپ کے طرف سے گو انگریز تھا' مگر ماں فرانسیسي تھي' اور اسلیے اسکي رگوں میں فرانسیسي خون موجود تھا - اس قسم کے تمام کاموں میں سب سے زیادہ ضرورت تحریک جذبات کي ھوتي ھے - فرانسیسي تعلق کي وجہ سے وہ فرانس کي قومي خدمت' اپنے قومي جذبات صرف کرکے کرسکتا تھا -

اس سے بھي بڑھکر یہ کہ وہ ایک زمانے میں مشرقي افریقہ کي سیاحت کرچکا تھا - مشرقي افریقہ جرمني کے ماتحت ھے اور ایک خالص جرمن نو آبادي ھے - یہاں وہ عرصہ تک شہر دمار میں ھیرے کي کانوں کي تفتیش کا کام کرتا رھا - بہت سے قیمتي پتھر اس نے دریافت کیے' اور اس دریافت کے ذریعہ تمام جرمني میں شہرت حاصل کرلي - حتی کہ بعض اخبارات نے اسکے حالات زندگي شائع کیے' اور بڑے بڑے امرا اور سرمایہ داروں نے خط و کتابت کي -

غرضکہ ان تمام وجوہ سے میجر استوارٹ کا انتخاب ایک بہترین انتخاب تھا - میجر نے جرمني کے بڑے بڑے آدمیوں کے نام چند تقریبي خطوط بھي حاصل کرلیے' اور تمام ضروریات کار فراھم کرکے برلن روانہ ھوگیا -

[۵]

برلن پہنچکر میجر استوارٹ ایک نہایت عالیشان ھوٹل میں مقیم ھوا' اور اپنے سابقہ تعلقات اور جدید تقریب و معرفي کے خطوط کے ذریعہ وھاں کي بڑي بڑي سوسائیٹیوں میں رسائي پیدا کرلي -

میجر استوارٹ کا اصلي مقصد توپ سازي کے کارخانوں علی الخصوص مشہور کارخانۂ کرپ کے اسرار و خفایا سے وابستہ تھا' اور اسمیں یا تو وھاں کے ملازموں سے مدد مل سکتي تھي یا فوجي حلقہ کے کسي افسر سے - لیکن اس نے اپني زندگي اور زندگي کي تمام صحبتوں کو ان دونوں جماعتوں سے ابتدا میں الگ رکھا تاکہ کسي قسم کا شبہ نہوسکے' اور زیادہ تر امرا و رؤساء کي صحبتوں میں اپني آمد و رفت شروع کردي -

جب کچھہ عرصہ اس حالت پر گذر چکا' تو ایک قدم آور آگے بڑھایا' اور عام مجمعوں کي آمد و رفت شروع کي - اسطرح کے مجمعوں میں ھر طرح کے لوگ آیا کرتے ھیں' اور بلا سابقہ تعارف کے محض لہو پرستي و عیش دوستي کا رشتہ نئے نئے تعلقات پیدا کردیتا ھے -

• ایک بیفکر اور دولت مند عیاش کي لا ابالانہ زندگي میں اس نے اپنے مقصود کي طرف تیز قدمي کي - وہ ھر روز بڑے بڑے تھیٹروں میں جاتا' کلبوں میں بالالتزام شریک ھوتا' قمارخانوں میں بڑي بڑي بازیاں لگاتا' گھنٹوں بیلرڈ کھیلتا' رقص و سرود کے تماشا گاھوں میں قیمتي سے قیمتي جگہ اسکے لیے ھمیشہ محفوظ رھتي - تاش کے پتوں میں اسکي زندگي کي سب سے بڑي محبوبیت تھي - وہ اکثر اپنے نئے دوستوں سے کہتا: " صبح کے بستر کي چاہ اور رات کے لذیذ ڈنر سے مجھے محروم کردو' مگر ان محبوب پتوں کو میري نظروں سے اوجھل نہونے دو - انکي رفاقت میں ھارنا بھي ایک عیش بہشت ھے " تھوڑے ھي عرصہ کے اندر اسکي امیرانہ عیش پرستیوں کا چرچا جا بجا ھونے لگا' اور بہت سے فوجي افسروں اور فوجي کارخانوں کے متعلقین سے اسکي دوستانہ ملاقاتیں ھوگئیں -

وہ بلا ناغہ تھیٹر میں جاتا' اور جب تماشہ ختم ھو جاتا تو بعض فوجي افسروں کو اپنے ساتھہ ھوٹل میں لیجاتا اور ایک حاتمانہ فیاضي کے ساتھہ قیمتي سے قیمتي شراب پلاتا - طرح طرح کے تذکرے درمیان میں آتے' کبھي مشرقي افریقہ کے حالات بیان کرتا' کبھي جنوبي افریقہ کے قمارخانوں اور عیش کدوں کے افسانے سناتا' کبھي اُن بڑي بڑي بازیوں کے واقعات کہتا جو اس نے کارلو کے مشہور عالم قمار خانے میں لگائي تھیں -

[۶]

یہ تمام فوجي افسر بھي پرلے درجہ کے عیاش اور قمار باز تھے - انکے لیے ایک ایسے اجنبي مسافر کي صحبت جو اپني دولت بلا دریغ لٹا رھا تھا' نعمت غیر مترقبہ تھي - وہ اپني قسمت پر ناز کرتے کہ بلا طلب و سعي ایک ایسي طلائي صحبت میسر آگئي ھے' جسکا کبھي انھیں تصور بھي نصیب نہ ھوا تھا - میجر استوارٹ بھي روز بروز اپني فیاضي کا دام زیادہ پھیلاتا جاتا' اور ایک ایک نشست میں پانچ پانچ پونڈ خرچ کر دیتا -

تھوڑے ھي دنوں میں میجر استوارٹ کو ان افسروں کے تمام حالات معلوم ھوگئے - اس نے دیکھا کہ سب کے سب قماربازي میں مبتلا ھیں' اور جیسا کہ اس کا لازمي نتیجہ ھے' روز افزوں افلاس و فقر نے سب کو مصیبت زدہ بنا دیا ھے - ان میں سے چند آدمي ایسے تھے جو قمار بازي کو کسي علمي و اعدادي اصول پر منطبق کرنے کے خبط میں گرفتار تھے - انکا عقیدہ تھا کہ ایسے علمي اصول دریافت کیے جاسکتے ھیں جنکے معلوم ھو جانے کے بعد کبھي بازي غلط نہیں ھو سکتي اور کبھي آدمي ھار نہیں سکتا - انمیں سے ایک افسر تو اسکو علم الاعداد کا مسئلہ بتلاتا تھا - لیکن دوسرا مصر تھا کہ ریاضي سے اسے کوئي تعلق نہیں' اسکي کنجي قدیم زمانے کے مخفي علوم میں دریافت کرني چاھیے - البتہ اس علمي ماتم میں سب یکساں شریک تھے کہ " افسوس سائنس نے سب کچھہ دیا لیکن ابتک جوے کے لیے کوئي علم صحیح دریافت نہ کرسکا"! - جب کبھي دنیا کي آیندہ علمي ترقیات کا موضوع بحث درمیان میں آتا تو وہ بالاتفاق کہتے: " مستقبل کے علمي عہد کا سب سے بڑا حکیم وھي ھوگا جو جوے کو ایک با قاعدہ فن بنا دے " میجر نے اپنے دوستوں کي اس کمزوري کو محسوس کر لیا' اور اسي پر اپنے نفوذ و اثر کي عمارت کھڑي کي - سب سے پہلے اس نے اس قسم کي روایتیں سنائیں جن میں بعض عجیب و غریب انسان کسي پر اسرار علم کے ذریعہ ھمیشہ جیتتے تھے اور کوئي انھیں جیت نہیں سکتا تھا - اس نے اپنا چشم دید واقعہ بیان کیا کہ قمار خانہ کارلو میں ایک اسپیني سیاح نے دو ماہ تک قیام کیا اور تقریباً سو

مرتبہ بازي لگائي - صرف گیارہ مرتبہ هارا - ایک کم نوے مرتبہ روپیہ کا ڈھیر اسي کے سامنے تھا !

اسي سلسلے میں وہ اپني مہارت کا بھي ضمناً تذکرہ کردیتا ' مگر اس ادعاء میں کافي جزو انکسار کا بھي هوتا - وہ کہتا : " اس میدان میں دعوی کون کر سکتا ہے ؟ تاهم مہارت بھي ایک علمي حقیقت ہے اور اس سے میں انکار نہیں کرتا "

ان تذکروں نے بیچارے قمار زدہ افسروں کو بالکل مدهوش کردیا اور وہ یکسر اسکے قابو میں آ گئے - ایک طرف روزانہ فیاضیوں کي چاٹ ' دوسري طرف قمار بازي کي مہارت اور اسکے دقیق نکتوں کے حاصل کرنے کا شوق ' تیسري طرف دولت اور تمول کا قدرتي اثر ونفوذ - تھوڑے هي دنوں میں انکا یہ حال هو گیا کہ میجر استوارٹ کو ایک دیوتا کي طرح پوجنے لگے -

[۷]

ان دوستوں میں ایک شخص جنگ زولو کا نامور افسر تھا - کئي تمغے بھي اس نے حاصل کیے تھے - لیکن قمار بازي کي لت نے بالکل مفلس و قلاش کردیا تھا - میجر استوارٹ نے زیادہ تر اسي پر نظر رکھي ' اور اسي کي اخلاقي کمزوریوں کو اپنے مقاصد کے حصول کا آلہ بنانا چاہا -

سب سے پہلا وار یہ کیا کہ اس سے تنہا صحبتیں شروع کردیں اور یقین دلایا کہ جس چیز کي تمھیں تلاش ہے ' میرا وجود اسي کي کنجي ہے - تم دیکھتے هو کہ نہایت بے دردي کے ساتھ روپیہ لٹاتا هوں ' اور تم اسپر سخت متعجب هوتے هو - حالانکہ جو چیز مفت حاصل کي جاتي ہے ' مفت لٹائي بھي جاتي ہے - میري تمام دولت صرف مشق و مہارت قمار کا نتیجہ ہے - چند ایسے نکتے حاصل کرلیے هیں جنکي بدولت سو بازیوں میں اسي بازیاں میري کہیں نہیں گئیں - اگر تم چاهو تو علم و عمل قمار کي یہ سب سے بڑي قیمتي چیز تمھیں بھي سکھادوں -

اس جادو کا اس غریب کے پاس کوئي منتر نہ تھا - پھر اس سے بھي بڑھکر یہ کہ قمار بازي کیلیے بے دریغ روپیہ دینا شروع کردیا - ایکسو بیس پاؤنڈ کا اس پر ایک قرض تھا جس سے بہت پریشان و عاجز رهتا تھا - وہ بھي اس فیاض اجنبي نے ادا کردیا -

[۸]

لیکن ساتھ هي وہ دوسرے شکاروں سے بھي غافل نہ تھا - نہیں معلوم کونسا شخص آگے چلکر زیادہ مفید هو ؟ اسلیے جسقدر فوجي افسر اسکے دام میں پھنس چکے تھے ' سب سے تعلقات بڑھاتا جاتا تھا -

اسي اثناء میں خود بخود ایک عجیب واقعہ پیش آیا ' جسکا اسے شان و گمان بھي نہ تھا - ایک دن میجر استوارٹ اور اسکا سحر زدہ قمار دوست هوٹل کے کمرے میں بیٹھے تھے ' اور میجر اسکے پھنسانے اور اچھي طرح اپنے قابو میں لانے کیلیے ایک نیا دام ڈال رہا تھا - اس نے کہا کہ " مشرقي افریقہ میں ابتک متعدد مقامات ایسے باقي هیں جہاں هیرے کي بڑي بڑي کانیں نکل سکتي هیں ' اور جنکي نسبت گذشتہ قیام افریقہ کے زمانے میں پوري تحقیقات کر چکا هوں - لیکن یورپ کے سرمایہ داروں کو اسکي خبر نہیں - میرا ارادہ ہے کہ ایک نئي کمپني قائم کروں ' اور فرانس اور جرمني ' دونوں ملکوں سے اسکے لیے سرمایہ فراهم کیاجائے - اگر میں ایسا کرسکا تو تم بھي اسکے حصہ دار هوگے ' خواہ ایک کوڑي بھي نہ دیسکو "

یہ سنکر فوجي افسر کي زبانسے بے اختیار نکل گیا :

" یہ نہایت هي عمدہ خیال ہے - لیکن میں نہیں سمجھتا کہ تمھاري مجوزہ کمپني اس آنے والے وقت سے پہلے قائم هوسکے جبکہ هماري نئي توپیں بالکل مکمل هو جالینگی ' اور یورپ کي سب سے ان فرانسیسي بندروں سے هوگا - ایسي حالت میں بہتر ہے کہ سال دو سال تک فرانس و جرمني کي کسي مشترکہ کمپني کا خیال چھوڑ دو - تمھاري محبت مجھے مجبور کرتي ہے کہ ایک سرکاري راز کو اس بے تاملي سے ظاهر کردوں - اگر تم نے کمپني قائم کي تو دو سال تک کوئي جرمن سرمایہ دار اسکے حصے نہیں خریدیگا "

میجر استوارٹ نے اپنے مخفي جذبات کو ضبط کرکے نہایت بے پروائي سے کہا :

" هم فوجي لوگ جنگ کے خواب دیکھتے دیکھتے پاگل هو گئے هیں - یہ قصے اخباروں کي وهم سازیوں کیلیے چھوڑ دو - همیشہ کہا جاتا ہے کہ فلاں حکومت جب فلاں قسم کي توپیں بنالیگي تو جنگ یورپ شروع هوجائیگي - فلاں حکومت کے پاس جب اتنے ڈریڈناٹ جہاز هوجائینگے تو وہ ایک منٹ صبر نہ کریگي - مگر نہ کہیں توپوں کا ڈھلنا ختم هوتا ہے ' اور نہ جہاز هي بن چکتے هیں میں ان باتوں کو صرف گپ سمجھتا هوں "

فوجي افسر نے نہایت صفائي کے ساتھ جواب دیا :

" هاں تمام یورپ کا یہي حال ہے ' مگر همارے پروگرام جنگ کو ایسا سمجھنا تمھاري غلطي ہے - تم خود اپني آنکھوں سے دیکھ لوگے کہ جونہي کارخانہ کرپ نے اپني آخري ایجاد مکمل کرلي ' یورپ کا نقشہ یکایک درهم برهم هوجائیگا "

میجر استوارٹ کے سامنے خود بخود راستہ کھل گیا - اس نے نہایت سادگي سے پوچھا :

" کونسي آخري ایجاد ؟ "

افسر نے کہا :

" یہ کوئي نہیں بتلا سکتا ' مگر کارخانہ کرپ کا ایک انجینیر میرا همراز و هم صحبت ہے - اسکي زباني سننے میں آیا ہے کہ شاید کوئي نئي توپ طیار هو رهي ہے - اسکے دهانے کا قطر ۷۵ ملیمیٹر هوگا اور اسکي زد کا مقابلہ دنیا کا کوئي صناعي آلہ نہیں کرسکے گا "

میجر اسٹوارٹ نے کہا :

" خیر ' همیں ان بحثوں سے کیا غرض ؟ شامپین کا ایک گلاس اس ایجاد سے کہیں زیادہ قیمتي ہے - آو ایک جام اڑائیں اور کہیں ٹہلنے چلیں - ان باتوں سے دنیا کے کاروبار معطل نہیں هو سکتے "

[۹]

اب بند خود بخود ٹوٹ چکا تھا - بغیر اسکے کہ میجر روشني کي مزید تلاش کرے ' خود هي روشني اسکے آگے چمک گئي - ایک دن جبکہ جام و مینا کي گردش خوب هوچکي تھي ' میجر نے پھر متوقعہ جنگ یورپ کا تذکرہ چھیڑ دیا - اس نے جرمن افسر کے گلاس میں شامپین انڈیلتے هوے کہا تھا :

" لیکن میرے دوست ! پیرس کے اخبار تو کہتے هیں کہ همیشہ سنہ ۷۱ هي نہیں رهیگا ' جبکہ سیدان کا معرکہ پیش آیا تھا اور جرمني نے فرانس کو کچل ڈالا تھا "

افسر نے رومال سے منہ پونچھا اور قہقہہ لگایا :

" اگر همیشہ سنہ ۷۱ نہیں ہے تو سنہ ۹۹ تو آنے والا ہے ؟ یقین کرو کہ جرمني کو اب اپني قدرتي سیادت کیلیے زیادہ انتظار کي ضرورت نہیں ہے - تمام سامان مکمل هوچکا ہے - برلن میں عنقریب فوجي روانگي کا ترانہ گایا جائیگا - اب همارے سفر کا دوسرا پروگرام ہے - ایک هي کوچ میں جرمن فوج سیدھي پیرس پہنچ جائیگي ' اور جہاں آج نمایش پیرس کي عمارتیں کھڑي کي جارهي هیں ' یہ هماري فوج کي چھہ کمپنیوں کے قیام کیلیے بہت هي عمدہ میدان هوگا "

بعد کو واقعات سے معلوم هوا کہ فوجي افسر کا یہ بیان جرمني کے اس پروگرام کي طرف اشارہ تھا جو فروري سنہ ۱۸۹۷ میں حملہ فرانس کیلیے اس نے تجویز کیا تھا -

هر فرمایش میں البلاغ کا حوالہ دینا ضروری هے

امراض مستورات

کے لیئے ڈاکٹر سیام صاحب کا اوبہرالین

مستورات کے جملہ اقسام کے امراض - کا خلاصہ نہ آنا - بلکہ اسوقت درد کا پیدا ہونا - اور اسکے دیر یا ہونیسے تشنج کا پیدا ہونا - اولاد کا نہونا غرض کل شکایات جو اندرونی مستورات کو ہوتے ہیں - مایوس شدہ لوگونکو خوشخبری دیجاتی ہے کہ مندرجہ ذیل مستند معالجونکی تصدیق کردہ دوا کو استعمال کریں اور تمو زندگانی حاصل کریں یعنی ڈاکٹر سیام صاحب کا اوبہرالین استعمال کریں اور کل امراض سے نجات حاصل کرکے صاحب اولاد ہوں -

مستند مدراس شاہر - ڈاکٹر ایم سی - ننجنکا راؤ اول اسسٹنٹ کیمیکل ایگزامنر مدراس فرماتے ہیں - "میننے اوبہرالین کو امراض مستورات کیلیئے نہایت مفید اور مناسب پایا -

مس ایف - جی - ریسر - ایل ار - ول آر - سی - پی اینڈ ایس - سی گوشا اسپتال مدراس فرماتی ہیں :- "نمونے کی شیشیاں اوبہرالین کی اپنے مریض کو استعمال کرایا اور بہت نفع بخش پایا"

مس ایم جی - ایم - ڈاکٹر - ام - ڈی (ڈرن) بی - ایس - سی - (لندن) سپرنٹنڈنٹ سیدل ارکاٹ ہسپتال فرماتی ہیں: "اوبہرالین جسکو کہ میننے استعمال کیا ہے زنانہ شکایتوں کیلیئے بہت عمدہ اور کامیاب دوا ہے"

قیمت فی بوتل - روپیہ ۸ آنہ - ۳ بوتل کے خریدار کیلیئے صرف ۲ روپیہ -

پرچہ ہدایت مفت درخواست آنے پر روانہ ہوتا ہے -

Harris & Co., Chemists, Kalighat Calcutta.

GANGA FLUTE

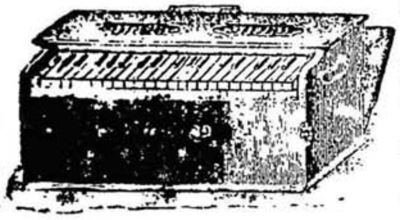

قیمت سنگل ریڈ

۱۳ - ۱۷ - ۲۰ - روپیہ -

ڈبل ریڈ

۲۱ - ۲۷ - ۳۴ - روپیہ

هر درخواست کے ساتھہ ... پیشگی آنا چاهیئے -

... Y. Iyer 60, Srigopal Mallik Lane Bowbazar, Calcutta

IMPERIAL FLUTE

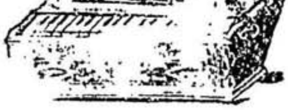

... اور ... لاجواب

قیمت سنگل ریڈ

۱۴ - ۱۸ - ۲۰ روپیہ

قیمت ڈبل ریڈ

۲۱ - ۲۸ - ۳۵ روپیہ

هر درخواست کے ساتھہ ۵ روپیہ بطور پیشگی آنا چاهیئے -

Imperial Depot 60, Srigopal Mallick Lane Bowbazar, Calcutta.

مفت! مفت!!

... صاحب ڈاکٹر کے - سی - داس صاحب کا تصنیف کردہ ... کا رهنما و صحت جسمانی و زندگی کا بیمہ کتاب قانون ... - مفت روانہ ہوگا -

Swasthy S... Pharmacy, 30/2, Harrison Road C...tta

انگلینڈ کی مسٹریز اف دی کورٹ اف لندن

یہ مشہور ناول جو کہ سولہ جلدوں میں هے ابهی چہپ کر نکلی هے اور تهوڑی سی رهگئی هے - اصلی قیمت کی چوتهائی قیمت میں دیجاتی هے - اصلی قیمت چالیس ۴۰ روپیہ اور اب دس ۱۰ روپیہ - اسکی جلد هے جسمیں سنہری حروف کی کتابت هے اور ۴۱۶ هاف ٹون تصاویر هیں تمام جلدیں دس روپیہ میں وی - پی اور ایک روپیہ ۱۳ - آنہ محصول ڈاک -

امپیریل بک ڈپو - نمبر ۶۰ سریگوپال ملک لین - بوبازار - کلکتہ

Imperial Book Depot, 60 Srigopal Mullick Lane, Bowbazar Calcutta.

نصف قیمت اور تبلہ انعام

ہمارا سائنس فکس فروٹ هارمونیم سریلا اور مضبوط سب موسم اور آب و هوا میں یکساں رهنے والا همارے خاص کارخانہ میں ساگوان لکڑی سے طیار کیا هوا هے اسوجہ سے کبهی پوری قیمت اور کبهی نصف قیمت پر فروخت کرتے هیں - ایک ماہ کیلیئے یہ قیمت رکهی گئی هے - ایک مرتبہ منگواکر آزمایش کیجیئے - نہیں تو پهر آپکو افسوس کرنا پڑیگا - اگرچہ مال ناپسند هوے تو تین روز کے اندر واپس کرنے سے هم واپس کرلیدینگے - اس وجہ سے آپ دریافت کرلیجیئے کہ یہ کمپنی کسی کو دهوکا نہیں دیتی هے - گرانٹی تین برس - سنگل ریڈ اصلی قیمت ۳۵ - ۴۰ - ۵۰ روپیہ - اور اسوقت نصف قیمت ۱۹ - ۲۰ - ۲۵ روپیہ - و ڈبل ریڈ اصلی قیمت ۶۵ - ۷۰ - ۸۰ - ۹۰ روپیہ - و نصف قیمت ۳۲ - ۳۵ - ۴۰ - ۴۵ روپیہ - هر ایک باجہ کیواسطے مبلغ پانچ روپیہ پیشگی روانہ کرنا چاهیئے اور اپنا پورا پتہ اور ریلوے اسٹیشن صاف صاف لکهنا چاهیئے - هر ایک سنگل ریڈ کے ساتهہ ایک کهڑی اور ڈبل ریڈ کے ساتهہ ایک تبلہ و ڈگی انعام دیا جاویگا - هندی هارمونیم سکهها کا قیمت ایک روپیہ هے -

نیشنل هارمونیم کمپنی ڈاکخانہ شملہ - کلکتہ

SALVITAE

یہ ایک اتنا مجرب دوا اُن امراض کا هے کہ جسکی وجہ انسان اپنی قدرتی قوت سے گرجاتا هے - یہ دوا اُن ... کو پهر پیدا کر دیتی هے - قیمت ایک روپیہ -

ASTHMA TABLETS

کسی قسم کا دمہ اور کتنے هی عرصہ کا هو اگر اس سے اچها نہ هو تو همارا ذمہ -

کهانسی کے لیئے بهی مفید هے - قیمت ایک روپیہ -

PILES TABLETS.

براسیر خونی هو یا بادی - بغیر جراحی عمل کے اچها ... هے قیمت دو روپیہ -

S. C. Roy, M. A. Mfg. Chemists Dharamtola Street, Calcutta.

هر قسم کے جنون کا مجرب دوا

اسکے استعمال سے هر قسم کا جنون خواہ نوبتی جنون ... جنون ' غمگین رهنے کا جنون ' عقل میں فتور ' بے خوابی وغیرہ دفع هوتی هے - اور وہ ایسا صحیح و سالم هوجاتا هے کہ کبهی ایسا گمان تک بهی نہیں هوتا کہ وہ کبهی ایسے مرض میں مبتلا تها -

قیمت فی شیشی پانچ روپیہ علاوہ محصول ڈاک -

S. C. Roy, M. A. 167/3, Cornwallis Street, Calcutta

البیان

فی

مقاصد القرآن

هـذا بيـان لـلـنـاس ' و هـدى و موعظة للمتقين (٣ : ٣٣)

يعنى قرآن حكيم كي مفصل تفسير ' اثر خامه اڈیٹر الہلال

اس تفسیر کے متعلق صرف اسقدر ظاہر کردینا کافی ہے کہ قرآن حکیم کے حقائق و معارف اور اسکی محیط الکل معلمانہ دعوۃ کا موجودہ دور جس قلم کے فیضان سے پیدا ہوا ہے' یہ اسی قلم سے نکلی ہوئی مفصل اور مکمل تفسیر القرآن ہے !

یہ تفسیر موزوں کتابی تقطیع پر چھپنا شروع ہوگئی ہے - ہر مہینے کے وسط میں اسکے کم سے کم ٦٤ اور زیادہ سے زیادہ ١٠٠ صفحے اعلی درجہ کے ساز و سامان طباعة کے ساتھ شائع ہوتے رہینگے - اس سلسلے کا پہلا نمبر جسمیں نصف حصہ مقدمۂ تفسیر اور نصف سورۂ فاتحہ کی تفسیر کا ہوگا' انشاء اللہ عنقریب شائع ہوجائیگا - قیمت سالانہ قبل از اشاعت چار روپیہ - بعد کو پانچ - روپیہ -

نوادر آثار مطبوعات قدیمۂ ہند

تاریخ ہندوستان

ترجمہ فارسی " ہسٹری آف انڈیا " مصنفۂ مسٹر جان مارشمن
مطبوعۂ قدیم کلکتہ سنہ ١٨٥٩

ہندوستان کی تاریخوں کے لکھنے میں جن انگریز مصنفین نے جانکاہ محنتیں کی ہیں' ان میں مسٹر جان - سی - مارشمن کا نام خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہے - اسکا نہایت سلیس و فصیح فارسی ترجمہ مولوی عبدالرحیم گورکھپوری نے کیا تھا' اور بحکم لارڈ کیننگ پرنس بہرام شاہ نبیرۂ سلطان ٹیپو مرحوم و مغفور نے نہایت اہتمام و تکلف سے طبع کرایا تھا - اس کتاب کی ایک بڑی خوبی اسکی خاص طرح کی چھپائی بھی ہے - یعنے چھپی تو ہے ٹائپ میں' لیکن ٹائپ برخلاف عام ٹائپ کے بالکل نستعلیق خط کا ہے - کاغذ بھی نہایت اعلی درجہ کا لگایا گیا ہے - علاوہ مقدمہ و فہرست کے اصلی کتاب ٤٠٤ صفحوں میں ختم ہوئی ہے - چند نسخے موجود ہیں - قیمت مجلد ٣ - روپیہ -

ترجمۂ تفسیر کبیر اردو

حضرت امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر درجہ کی کتاب ہے' جسکا اندازہ ارباب فن ہی خوب کر سکتے اگر آج یہ تفسیر موجود نہ ہوتی تو صدہا مباحث و مطالب تھے جو ہماری معلومات سے بالکل مفقود ہو جاتے -

پچھلے دنوں ایک فیاض صاحب درد مسلمان نے صرف کرکے اسکا اردو ترجمہ کرایا تھا' ترجمے کے متعلق ایڈیٹر ہلال رائے ہے کہ وہ نہایت سلیس و سہل اور خوش اسلوب و ترجمہ ہے

لکھائی اور چھپائی بھی بہترین درجہ کی ہے - جلد اول کے نسخہ دفتر البلاغ میں بغرض فروخت موجود ہیں پہلے قی در روپیہ تھی اب بغرض نفع عام - ایک روپیہ ٨ - آنہ کٹی ہے -

تمام درخواستیں : " منیجر البلاغ کلکتہ " کے نام آئیں

جسکا درد وہی جانتا ہے ' دوسرا کیونکر جان سکتا ہے

یہ سخت سردی کے موسم میں تندرست انسان کا جاں بلب ہو رہا ہے - سردی ہٹانے کیلیے بندوبست کیے جاتے ہیں - لیکن افسوس بدقسمتی سے دمہ کے مریض ناقابل برداشت تکلیف سے بہت پریشان ہوتے ہیں' اور رات و دن سانس پھولنے کیوجہ سے دم نکلے جاتے ہیں' اور نیند تک حرام ہو جاتی دیکھیے ! آج انکو کسقدر تکلیف ہے - لیکن افسوس ہے کہ اس لا علاج مرض کی بازاری دوا زیادہ تر نشہ اشیاء اور دھتورہ' بھنگ' بلا ڈونا' پوٹاس' اے او ڈالڈ' دیگر بنتی ہے - اسلیے فائدہ ہونا تو درکنار مریض بے موت مارا جاتا ہے - ڈاکٹر برمن کی کیمیائی اصول سے بنی ہوئی دمہ کی دوا ایک انمول جوہر ہے یہ ہماری ہی بات نہیں ہے بلکہ ہزاروں مریض اس مرض سے شفاء پاکر مداح ہیں - آپنے بہت خرچ کیا. لیکن ایک مرتبہ اسے بھی آزمالیں - اسمیں نقصان نہیں - قیمت ایک روپیہ چار آنہ فی شیشی - محصول ٥ آنہ - اس دوا کی دو خاص فوائد ہیں - (١) ایک خوراک میں دمہ دبتا ہے - (٢) اور کچھ روز استعمال سے جڑ سے چلا جاتا ہے اور جبتک استعمال میں رہے دورہ نہیں ہوتا ہے -

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ٥ و ٦ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

Printed & Published by Q. Ahmad at the AL-BALAGH Press, 45, Ripon Lane Calcutta.